طریقۂ عمرہ

و آدابِ مدینہ منورہ

مولانا محمد شاکر علی نوری

ادارہ معارف اسلامی ممبئی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے　　ٹھیک ہو نامِ رضؔا تم پہ کروڑوں درود

طریقۂ عمرہ و آدابِ مدینہ

(برائے مرد حضرات)

تصنیف

حضرت مولانا محمد شاکر علی نوری
(امیر سنی دعوتِ اسلامی)

ناشر:
مکتبۂ طیبہ
۱۳۲؍ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی۔۳



طریقۂ عمرہ وآداب مدینہ

(برائے مرد حضرات)

سن اشاعت: ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء

فہرست مضامین

تھدیہ

میرے مرشد، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور سرکار مفتی اعظم ہند

علامہ مصطفیٰ رضا علیہ الرحمۃ والرضوان

کی خدمت بابرکت میں

جن کی غریب پروری اور اخلاص نے غربائے اہل سنت کو

تسکین کا سامان فراہم کیا۔

اللہ رب العزت انہیں کروٹ کروٹ جنت کے جلوے نصیب فرمائے

اور ان کے فیوض و برکات سے ہمیں مالا مال فرمائے۔

حرف آغاز

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

عرصۂ دراز سے تمنا تھی کہ صرف عمرہ و آداب مدینہ منورہ پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی جائے، جو لوگوں کے لیے رہ نما ثابت ہو اور اس ناچیز کے لیے توشۂ آخرت بن جائے۔

الحمدللہ! رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل زیر نظر کتاب ''طریقۂ عمرہ و آداب مدینہ'' قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔

اس کتاب کی ترتیب میں ادارۂ معارف اسلامی کے ذمہ دار اراکین مولانا سید عمران قادری نجمی، مولانا محمد عبداللہ اعظمی نجمی، مولانا مظہر حسین علیمی وغیرہم کا قدم قدم پر تعاون رہا، جس سے یہ کام آسان

ہوا۔اللہ تعالیٰ ان سارے ساتھیوں کو جزاے خیر عطا فرمائے۔آمین۔

محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب اور بلبل باغ مدینہ الحاج قاری محمد رضوان صاحب نے اس کتاب کی تصحیح فرمائی،جس کی بنیاد پر یہ حضرات بھی اس کار خیر میں برابر کے شریک رہے۔

اللہ عز و جل جملہ محبین و معاونین کو دارین کی سرخ روئی نصیب فرمائے اور تحریک سُنّی دعوتِ اسلامی کو بارگاہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول ترین تحریک بنائے۔

دوران مطالعہ اگر کسی قسم کی کوئی کمی نظر آئے تو ہمیں اس سے ضرور مطلع کریں،تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کر لی جائے۔

طالب دعا

عبدہ المذنب

فقیر محمد شاکر علی نوری عفی عنہ

عمرہ کا معنی، رکن، شرط اور واجبات

☆ عمرہ کا لغوی معنی ''زیارت کرنا'' ہے اور شرعی معنی یہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر خانۂ کعبہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی جائے۔

☆ شرطِ عمرہ فقط نیت احرام ہے۔ یعنی دل میں عمرہ کا احرام باندھنے کی نیت کی جائے اور زبان سے یہ الفاظ دہرائے جائیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھَا لِیۡ وَ تَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ وَاَعِنِّیۡ عَلَیۡھَا وَ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡھَا وَ نَوَیۡتُ الۡعُمۡرَۃَ وَ اَحۡرَمۡتُ بِھَا مُخۡلِصًا لِّلّٰہِ تَعَالٰی.

(ترجمہ) اے اللہ میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں، تو میرے لیے اسے آسان فرما، میری جانب سے اسے قبول فرما، اس پر میری مدد فرما اور اس میں میرے لیے برکت عطا فرما۔

☆ رکن عمرہ صرف طواف ہے۔

☆ واجباتِ عمرہ سعی و حلق ہیں۔

(طواف، سعی، حلق وغیرہ کے مسائل بالتفصیل آگے آئیں گے)

عمرہ میں اخلاص کی اہمیت

اخلاص اس نیت کو کہتے ہیں جس میں کوئی دنیوی فائدہ شامل نہ ہو، بلکہ وہ محض اللہ رب العزت کے لیے ہو، چنانچہ لوگوں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اخلاص کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: اَنْ تَقُوْلَ وَلِیِّیَ اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ. تو کہے کہ میرا مالک اللہ ہے پھر جس کا تجھے حکم دیا گیا اس پر ثابت قدم رہے۔

تمام اعمال کی مقبولیت اللہ عزوجل کے فضل پر موقوف ہے،

لیکن جب کوئی عبادت اس کی تمام شرطوں کے ساتھ ادا کی جائے تو اس کی قبولیت پر دل کو اطمینان ہوتا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔ (سورۂ توبہ، آیت: ۱۲۰) یعنی اللہ نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع نہیں فرماتا۔ (کنزالایمان)

محسنین سے وہ لوگ مراد ہیں جو ہر نیک عمل کو اس کی تمام شرطوں کے ساتھ ادا کرتے ہیں، خواہ ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے۔

شرائط دو قسم کی ہیں۔ (۱) جن کا ظاہر سے تعلق ہو، اگر وہ چھوٹ جائیں، تو عبادت ادا ہی نہیں ہوگی۔ جیسے نماز کے لیے وضو، عمرہ کے لیے احرام وغیرہ۔ (۲) جن کا تعلق باطن سے ہے، ان کے کسی صورت سے چھوٹ جانے سے عبادت تو ادا ہو جائے گی، لیکن ان پر اجر وثواب کا ملنا کوئی ضروری نہیں۔ جیسے نماز کے لیے خشوع وخضوع اور دیگر عبادات کے لیے اخلاص۔

آقائے دوجہاں ،معلم شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اخلاص کوان الفاظ میں بیان فرمایا:اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرَءٍ مَّا نَوٰی ۔(بخاری شریف،حدیث:۱)اعمال کا ثواب نیتوں پر ہےاور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے واضح ہوتا ہے کہ اعمال کی باطنی شرطوں میں نیت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ہر عمل کا نتیجہ نیت ہی کے مطابق برآمد ہوتا ہے۔اسی لیے قرآن کریم میں بھی اس کو متعدد مقامات پر بیان کیا گیااور اعمال میں اخلاص نیت کا حکم دیا گیا۔

ایک مقام پر اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا نُؤْتِہٖ مِنْھَا وَ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَۃِ نُؤْتِہٖ مِنْھَا وَسَنَجْزِی الشّٰکِرِیْنَ ۔(آل عمران:۱۴۵)اور جو اعمال سے دنیا کا بدلہ چاہے ہم اس میں سے اسے دیں گےاور جو آخرت کا بدلہ چاہے ہم اس میں سے اسے دیں گے،اور عنقریب (اچھا) بدلہ دیں گے شکر کرنے والوں کو۔

دوسری جگہ فرمایا: مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ اللهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔ (النسا:۱۳۴) اور جو دنیا کا انعام چاہے تو اللہ ہی کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا انعام ہے اور اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

ایک مقام پر فرماتا ہے: وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۔(سورۂ اعراف:۲۹) اور اس کی عبادت کرو نرے اس کے بندے ہو کر۔

ان تمام آیات واحادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام اعمال وعبادات میں اخلاص سب سے اہم ہے، اس کے بغیر عبادتیں لذت سے محروم ہوجاتی ہیں۔ آج کل بہت لوگ عمرہ جیسی عظیم عبادت ادا تو کرتے ہیں، مگر نام ونمود کی خاطر، فقط اس لیے کہ لوگ انہیں عزت دیں، مال دار سمجھیں، بلکہ آج کل بہت سارے حضرات تفریح کی خاطر عمرے کا قصد کرتے ہیں، حالاں کہ اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے ان عمروں کی قبولیت کے بارے میں یقین نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالی نے

جب اس سلسلے میں آیت نازل فرمائی تو صاف ارشاد فرما دیا ''وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ'' (اور حج وعمرہ اللہ کے لیے پورا کرو) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ''لِلّٰہ'' کا لفظ ارشاد فرمایا جس کا مطلب ہے کہ حج اور عمرہ کرنے کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہی ہونی چاہیے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ سید طنطاوی اپنی تفسیر کے ص:۳۳۱ پر نقل کرتے ہیں:

(ترجمہ) ''اکثر صحابہ وتابعین اور فقہائے احناف و مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ اس آیت میں جو فرمایا گیا کہ حج وعمرہ اللہ کے لیے ادا کرو، اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں کو ان کے تمام مناسک کے ساتھ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لیے ادا کرو، نیز ایک مسلم کے لیے ضروری ہے کہ جب بھی وہ حج وعمرہ دونوں ادا کرے یا ان میں سے کوئی ایک ادا کرے اسے کامل ادا کرے جیسا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کیا ہے''۔

یاد رکھیں، عمرہ اظہار مالداری یا حصولِ شہرت کی نیت سے نہ کیا جائے، بلکہ صرف اور صرف رضائے الٰہی کی نیت سے کیا جائے۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں وہی عمرہ مقبول ہوتا ہے جو اس کو خوش کرنے کے لیے کیا جائے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہماری نیت (دل کا ارادہ) انسان نہیں دیکھتا، لیکن اللہ رب العزت ضرور دیکھتا ہے۔ رہے عمرہ کرنے والوں کے لیے فائدے اور برکات تو اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو وعدہ فرمایا ہے وہ حق ہے یقیناً اس کی برکتیں ملیں گی۔ ہمیں شروع سے یہ نیت رکھنی چاہیے کہ ہم تو صرف اللہ کے لیے عمرہ کرنے جا رہے ہیں۔ سر دست اخلاص سے متعلق ایک بزرگ کا واقعہ پڑھیں اور اپنا ایمان تازہ کریں۔

ایک بزرگ نے کہا ہے کہ میں نے تیس سال کی نماز قضا کی جسے میں نے ہمیشہ پہلی صف میں کھڑے ہو کر ادا کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن میں مسجد میں دیر سے آیا آخری صف میں جگہ ملی، دل

میں یہ شرمندگی پیدا ہوئی کہ لوگ مجھے دیکھ کر کہیں گے کہ میں آج دیر سے آیا ہوں۔اس وقت میں سمجھا کہ مجھے اس بات سے خوشی ہوئی تھی کہ لوگ مجھے پہلی صف میں دیکھیں اس پر مجھے اپنی نمازیں ضائع ہونے کا اندیشہ ہوا اور میں نے یہ نمازیں قضا کیں۔

اخلاص عبادت کی روح ہے اس لیے کہ جیسی نیت ہوتی ہے، ویسی برکت ہوتی ہے۔لہٰذا اگر عمرہ خدا کی خوشنودی کے لیے کیا جائے تو خدا مل جائے گا اور وہ مل گیا تو کیا اس کی نعمتیں نہیں ملیں گی؟

یہی وجہ ہے کہ جب اسلاف میں سے کوئی حج وعمرہ کے لیے جاتے اور لبیک کہتے تو ان کا رنگ فق پڑ جاتا کہ کہیں جواب میں لا لبیک آ گیا تو؟ یاد رکھیں کہ لبیک کہتے وقت یہ تصور کریں کہ جس طرح عمرہ کی توفیق دینے والے کی پکار پر لبیک کہہ کر حاضری کا اعلان کر رہا ہوں ان شاء اللہ اسی طرح اللہ رب العزت کی ہر پکار پر لبیک کہتا ہوا دوڑتا چلا جاؤں گا۔ان شاء اللہ

عمرہ کا اجمالی خاکہ

(۴) حلق یا تقصیر واجب	(۳) سعی واجب	(۲) طواف فرض	(۱) عمرہ کا احرام شرط

عمرہ کے چند اہم مسائل

☆ عمرہ کا وقت پوری زندگی ہے، اس لیے عمرہ کبھی فوت نہیں ہوتا۔

☆ ۹/ذی الحجہ سے ۱۳/ذی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

☆ عمرہ میں نہ طوافِ قدوم ہے، نہ طوافِ وداع۔ اسی طرح نہ وقوف عرفہ ومزدلفہ ہے اور نہ ہی رمی اور قربانی۔

☆ عمرہ میں طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ (لبیک) بند کرنے کا حکم ہے۔

☆ زیادہ سے زیادہ عمرہ کرنا مستحب ہے، خاص کر رمضان شریف میں عمرہ کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

☆ مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران اگر اپنی طرف سے یا دوسروں کی طرف سے بار بار عمرہ کرنے کا ارادہ ہو، تو چاہیے کہ تنعیم یا جِعرانہ جا کر عمرہ کا احرام باندھیں اور پھر عمرہ کریں۔

☆ عمرہ اگر فاسد ہو جائے یا ناپا کی کی حالت میں طواف کیا جائے تو عمرہ میں بہ طور دم فقط بکری کا ذبح کرنا ضروری ہے، پورے اونٹ یا پوری گائے کو ذبح کرنا ضروری نہیں۔

عمرہ کی اصطلاحیں

اِحرام: عمرہ کی نیت کر کے تَلْبِیَہ کہنے کے بعد بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں، اسی کو احرام کہتے ہیں۔ (جو دو بغیر سلی ہوئی چادریں پہنتے ہیں، درحقیقت وہ احرام نہیں، لیکن مجازاً ان چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں، ورنہ دراصل کپڑا احرام نہیں ہے، بلکہ فقط نیت ہی احرام ہے)

تَلْبِیَہ: حج وعمرہ کرتے وقت احرام کی حالت میں جو ورد کیا جاتا ہے، اس کو تَلْبِیَہ کہتے ہیں، یعنی لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ. لَبَّیْکَ

لَاشَــرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ. اِنَّ الْــحَــمْــدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ۔

اِضْطِبَاع: احرام کی اوپر والی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر اس طرح ڈالنا کہ دایاں کندھا کھلا رہے۔

رَمَل: طواف کے شروع کے تین پھیروں میں اکڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے کچھ تیزی کے ساتھ چلنا۔

طواف: کعبۂ معظّمہ کے اردگرد سات پھیرے لگانا۔

مَطاف: طواف کے لیے جو مخصوص حصہ ہے۔

طوافِ عمرہ: یہ طواف عمرہ کرنے والوں پر فرض ہے۔

اِستِلام: حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو بوسہ دینا یا اس کی طرف ہاتھوں سے اشارہ کرکے ہاتھوں کو چومنا۔

سَعی: صفا اور مروہ کے بیچ سات پھیرے لگانا۔

حَلق: اِحرام سے باہر ہونے کے لیے حرم کے حدود ہی میں پورا سر

منڈانا۔

تقصیر: سر کے چوتھائی حصے کا بال کم سے کم انگلی کے ایک پورے کے برابر کتروانا۔

باب السلام: مسجد حرام کا دروازہ جو مشرق کی طرف ہے، مسجد حرام میں پہلی مرتبہ داخل ہوتے وقت اس دروازہ سے جانا افضل ہے۔

رُکنِ اسود: کعبہ شریف کا پورب اور دکھن کے کونے کا حصہ جس میں حجرِ اسود نصب ہے۔

رُکنِ عراقی: کعبہ شریف کا عراق کی طرف کا حصہ جو پورب اور اتر کا کونہ ہے۔

رُکنِ شامی: کعبہ شریف کے پچھّم اور اتر کا کونہ جو ملک شام کی طرف ہے۔

رُکنِ یَمانی: کعبہ شریف کا یَمن کی جانب کا حصہ جو پچھّم کا کونہ ہے۔

مُلتَزم: رُکنِ اسود اور کعبہ شریف کے دروازے کے بیچ کی دیوار۔

مُستَجاب: رُکنِ یَمانی اور رُکنِ اسود کے بیچ کے دکھن کی جانب کی دیوار، اس جگہ دعا کرنے پر ستر ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔

حَطِیم: کعبہ شریف کی اتر کی جانب کی دیوار کے پاس آدھے دائرے کی طرح بنا ہوا احاطہ جو دراصل کعبہ شریف ہی کا حصہ ہے، اس میں داخل ہونا کعبہ کے اندر داخل ہونے کے برابر ہے۔

مِیزابِ رحمت: کعبہ کی چھت پر نصب سونے کا پرنالہ، یہ رکنِ عراقی اور رکنِ شامی کے درمیان اتر کی جانب جو دیوار ہے اس کی چھت پر نصب ہے، اس سے بارش کا پانی حطیم کے اندر گرتا ہے۔

مَقامِ ابراھیم: کعبہ کے دروازے کے سامنے نصب کیا ہوا وہ جنتی پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی، اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان آج بھی موجود ہیں۔

چاہِ زم زم: مکہ شریف کا وہ مقدس کنواں جو حضرت اسماعیل علیہ

السلام کے بچپنے میں ایڑیوں کی رَگڑ سے جاری ہوا تھا، یہ کنواں مقامِ ابراہیم سے دکھن کی طرف واقع ہے۔اب صرف آب زمزم سے فیض یاب ہوا جاسکتا ہے،اس کنویں کی زیارت نہیں کی جاسکتی۔

بـاب الـصَّفـا: مسجد حرام کے دکھن کی جانب ایک دروازہ، جو صفا پہاڑی سے نزدیک ہے۔

کوہِ صفا: کعبہ شریف کے دکھن کی جانب واقع ایک پہاڑی جہاں سے سعی شروع ہوتی ہے۔

کــوہِ مــروہ: کوہِ صفا کے سامنے واقع پہاڑی، جس پر سعی ختم کی جاتی ہے۔

مِیلَینِ اَخضَـرَین: صفا سے مروہ کی طرف کچھ دور چلنے کے بعد تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دونوں طرف کی دیواروں اور چھت میں ہرے رنگ کی لائٹیں لگی ہوئی ہیں، جہاں سے میلین اخضرین شروع ہوتے ہیں اور جہاں پر ختم ہوتے ہیں دونوں جگہوں پر ہرے رنگ کے

ماربل لگائے گئے ہیں۔ سعی کرتے وقت ان دونوں نشانوں کے درمیان مردوں کو دوڑنا ہوتا ہے۔

مَسعٰی: میلین اخضرین کے درمیان کا حصہ جہاں پر سعی کے دوران مردوں کو دوڑنا ہوتا ہے۔

میقات: مکہ شریف جاتے وقت بغیر احرام کے جس جگہ سے آگے جانا جائز نہیں، اس کو میقات کہتے ہیں، اگرچہ تجارت وغیرہ کی غرض سے جائے۔

تَنعیم: مکہ شریف میں قیام کے دوران عمرے کے لیے جس جگہ سے احرام باندھتے ہیں۔ یہ جگہ مسجد حرام سے تقریباً سات کلو میٹر مدینہ شریف کی طرف ہے، یہیں پر مسجدِ عائشہ بنی ہوئی ہے۔

جِعْرَانَہ: مکہ شریف سے تقریباً چھبیس کلو میٹر دور طائف کے راستے پر ایک مقام ہے، مکہ شریف میں قیام کے دوران اس جگہ سے بھی عمرہ کا احرام باندھتے ہیں۔

رمضان میں عمرہ

رمضان المبارک خصوصی عبادتوں کا مہینہ ہے اور مکۂ مکرمہ خصوصی عبادتوں کی جگہ۔ جب خصوصی عبادتوں کا مہینہ اور خصوصی عبادتوں کی جگہ ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو خصوصی اجر وثواب بھی ملتے ہیں۔ یہ عظیم سعادت مکہ شریف میں ماہِ رمضان پانے میں ہے۔

جیسا کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے مکہ شریف میں رمضان کا مہینہ پایا، دن میں روزے رکھے اور رات جہاں تک ممکن ہوا، نوافل میں گزارے، اللہ عزوجل اس کے نامۂ اعمال میں دوسری جگہوں پر ماہِ رمضان میں روزے اور نوافل کے مقابل ایک لاکھ گنا زیادہ ثواب لکھے گا، اس کے لیے دن بھر اور رات بھر نیکی کرنے کا ثواب لکھے گا، ہر دن ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا اور ہر رات ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا، ہر دن اللہ کی راہ میں جہاد اور ہر رات اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا ثواب لکھے گا اور اس کی ہر

دن کی دعائیں قبول فرمائے گا۔(شعب الایمان للبیہقی،حدیث:۳۵۷۴)

اس حدیث سے مکہ معظّمہ کی عظمت اور رمضان شریف میں عمرہ کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔لہٰذا اگر اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے تو ضرور کوشش کریں کہ عمرہ کر کے پورا ماہِ رمضان یا ماہِ رمضان کے جتنے دن بھی ممکن ہوں،شہر مکہ میں گزاریں اور اللہ عزوجل کی رحمتیں خوب لوٹ کر واپس لوٹیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:فَعُمْرَةٌ فِی رَمَضَانَ تَقْضِی حَجَّةً مَعِی. رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

(مسلم، حدیث: ۱۲۵۶)

یہی وجہ ہے کہ رمضان کے عمرے کو حج صغیر بھی کہا جاتا ہے۔

عمرہ کا مختصر طریقہ

عمرہ کا طریقہ یہ ہے کہ عمرہ کے لیے احرام کے کپڑے پہن کر سر پر چادر رکھ کر دو رکعت نماز پڑھیں، سلام پھیرتے ہی چادر سر سے ہٹا دیں اور احرام کی نیت کریں، نیت کے الفاظ (اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ. وَاَعِنِّیْ عَلَیْھَا وَ بَارِکْ لِیْ فِیْھَا وَ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَ اَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصًا لِّلّٰہِ تَعَالٰی)زبان سے دہرا لیں اور تلبیہ کہیں۔تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں (لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ. لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ)تلبیہ کہتے ہی احرام کی ساری پابندیاں شروع ہو جائیں گی۔

دعائیں پڑھتے ہوئے، تلبیہ کہتے ہوئے، باب السلام سے مسجد حرام میں داخل ہوں، اضطباع کریں، حجر اسود کے پاس آ کر اس کا استلام کریں اور تلبیہ کہنا بند کر دیں۔اب طواف شروع کریں اور دعائیں

پڑھتے ہوئے، حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے طواف کے سات پھیرے مکمل کریں، شروع کے تین پھیروں میں رَمَل بھی کریں۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم پر یا جہاں کہیں جگہ ملے دو رکعت واجب الطّواف پڑھیں، ملتزم پر حاضری دیں اور آب زمزم پیئیں، ہر مقام پر مخصوص دعائیں پڑھتے رہیں۔

اب حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد سعی کے لیے مروہ پہاڑی پر آجائیں (یہ جدید مسعٰی کے اعتبار سے ہے، قدیم مسعٰی میں صفا سے سعی شروع کرنے کا حکم تھا۔ اس کی مزید تفصیل صفحہ نمبر ۹۳ پر ملاحظہ فرمائیں) اور مروہ سے صفا کے درمیان سعی کے سات پھیرے لگائیں۔ جدید مسعٰی میں Extansion کی وجہ سے بہتر ہے کہ Basemant میں سعی کریں وہ مسعٰی بالکل صحیح ہے۔ سعی کے بعد حلق یا تقصیر کرا کے احرام کھول دیں اور مسجد حرام میں آکر دو رکعت نفل ادا کریں۔

بچوں کے عمرہ کے مسائل

☆ ناسمجھ بچے نے خود احرام باندھا یا افعال عمرہ ادا کیے تو عمرہ نہ ہوا، بلکہ اس کا ولی اس کی طرف سے بجالائے، مگر طواف کے بعد کی دو رکعتیں بچے کی طرف سے ولی نہ پڑھے گا۔ اس کے ساتھ باپ اور بھائی دونوں ہوں، تو باپ عمرہ کی ادائیگی کرے۔

☆ سمجھ دار بچہ خود افعال عمرہ ادا کرے، اگر بعض باتیں چھوڑے تو اس پر کفارہ وغیرہ لازم نہیں۔

☆ ناسمجھ بچہ کی طرف سے اس کے ولی نے احرام باندھا اور بچے نے کوئی ممنوع کام کیا تو باپ پر بھی کچھ لازم نہیں۔

☆ بچے کی طرف سے احرام باندھیں تو اس کے سلے ہوئے کپڑے اتار کر اس کو چادر اور تہبند پہنائیں اور ان تمام باتوں سے بچائیں جو مُحرِم کے لیے ناجائز ہیں۔

☆ نابالغ بچے نے عمرہ فاسد کر دیا تو قضا واجب نہیں، اگر چہ سمجھ دار ہو۔

سفر عمرہ سے پہلے

☆ عمرہ بھی ایک اہم عبادت ہے، لہٰذا اس کی ادائیگی خالص اللہ عزوجل کی رضا جوئی کے لیے ہونی چاہیے، ریا کاری اور نام ونمود سے پاک ہونا چاہیے۔

☆ عمرہ کے لیے روانگی سے پہلے اپنے والدین سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اگر ان کو آپ کی خدمت کی ضرورت ہے تو ان کی خدمت کو مقدم رکھا جائے۔

☆ قرض، امانتیں اور ان کے علاوہ بندوں کے جو حقوق آپ کے ذمے ہیں، ان کو ادا کریں یا پھر حق دار سے معافی مانگ لیں۔

☆ نماز، روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ حقوق اللہ میں اگر کوتاہی ہوئی ہو تو ان کو ادا کیا جائے یا ان کو ادا کرنے کا پختہ ارادہ کیا جائے۔

☆ جو گناہ پہلے ہو چکے ہیں، ان سے توبہ کر کے آئندہ گناہوں سے پرہیز کرنے کا عہد کیا جائے۔

☆ عمرہ کے تمام اخراجات حلال اور جائز مال سے لیے جائیں۔

☆ اہل وعیال کے لیے عمرہ سے واپسی تک کی ضرورت کی تمام چیزوں کا انتظام کردیا جائے۔

☆ روانگی سے پہلے اپنے عزیز واقارب، دوست واحباب سے ملیں اور ان سے اپنی غلطیوں اور دل آزاریوں کو معاف کرالیں۔

☆ اپنی وسعت کے مطابق صدقہ وخیرات کریں۔

☆ عمرہ کی ادائیگی کا طریقہ، شرط، فرض، واجبات، سنن، آداب و مستحبات اچھی طرح سیکھ لیں، تاکہ عمرہ صحیح طور پر ادا ہو۔

☆ عمرہ کے مفسدات، محرمات اور مکروہات بھی اچھی طرح سیکھیں۔

احرام کیسے باندھیں؟

☆ جب احرام باندھنے کا ارادہ کریں تو مسواک کریں اور وضو کریں اور خوب مل کر نہائیں، نہ نہا سکیں تو صرف وضو کریں اور باوضو احرام باندھیں۔

☆ مرد چاہیں تو سر منڈا لیں، اس سے احرام کی حالت میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملے گی، ورنہ کنگھا کر کے خوش بودار تیل لگا لیں۔

☆ احرام کے لیے غسل کرنے سے پہلے ناخن تراش لیں، خط بنوا لیں، بغل اور ناف کے نیچے کے بال بھی دور کر لیں، بلکہ پاخانہ کے مقام کے ارد گرد جو بال ہوتے ہیں، ان کو بھی دور کر لیں۔

☆ بدن اور احرام کے کپڑوں پر خوش بو لگائیں کہ سُنّت ہے، اگر ایسی خوش بو ہو جس کے اجزا باقی رہیں گے، جیسے مشک وغیرہ تو کپڑوں پر نہ لگائیں۔

☆ مرد، سلے ہوئے کپڑے اور موزے اتار دیں، ایک نئی یا دھلی ہوئی سفید چادر کا تہبند باندھیں اور اسی طرح کی ایک چادر اس طرح اوڑھیں کہ پیٹھ، پیٹ اور دونوں مونڈھے چھپے ہوئے ہوں۔

گھر سے روانگی

☆ احرام کے بغیر میقات کے اندر داخل ہونا جائز نہیں، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ گھر ہی سے احرام (نیت کے ساتھ) باندھ لیں، اگر رشتہ دار وغیرہ ایئرپورٹ پر ہار وغیرہ پہنانا چاہتے ہوں تو احرام کی نیت ایئرپورٹ کے اندر داخل ہونے کے بعد کریں۔ بلکہ آج کے حالات کے اعتبار سے یہی مناسب ہے کہ ایمیگریشن (Immigration) اور سیکیوریٹی چیک (Security Check) سے فراغت کے بعد ہی نیت عمرہ کریں۔

☆ جس وقت گھر سے روانہ ہوں، اگر مکروہ وقت نہ ہو تو گھر ہی میں دو رکعت نفل (بہ نیت سفر) پڑھیں اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بِکَ اِنۡتَشَرۡتُ وَاِلَیۡکَ تَوَجَّھۡتُ وَبِکَ اعۡتَصَمۡتُ وَعَلَیۡکَ تَوَکَّلۡتُ. اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ ثِقَتِی وَاَنۡتَ رِجَائِیۡ. اَللّٰھُمَّ اکۡفِنِی مَا اَھَمَّنِی وَ مَا لَا

اَهَمَّنِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ. عَزَّ جَارُکَ وَ لَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ. اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِیَ التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ وَجِّهْنِیْ اِلَی الْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّهْتُ.

(بیہقی شریف، حدیث: ۱۰۶۰۵)

اگر چاہے تو اس دعا میں اتنا اور اضافہ کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَ کَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ.

(مسلم شریف، حدیث: ۳۳۴۰)

گھر سے نکلتے وقت

☆ دروازے سے باہر نکلتے وقت پہلے دایاں قدم نکالیں۔

☆ دروازے سے باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا.

(ترمذی شریف، حدیث:۳۷۵۵)

☆ گھر سے نکلتے وقت آیت الکرسی، اذا جاء نصر اللہ، چاروں قُل مع بسم اللہ، پھر آخر میں ایک بار بسم اللہ پڑھنا بھی برکت کا باعث ہے۔ یہ پڑھ کر نکلیں گے تو ان شاء اللہ پورے سفر میں آرام سے رہیں گے اور بخیر و عافیت واپس آئیں گے۔

☆ جس مسجد میں عام طور پر نماز پڑھتے ہوں، رخصت ہوتے وقت اس میں بھی (اگر وقت ہو تو) دو رکعت نفل پڑھ لیں۔

جب عزیزوں سے ملیں

☆ جب اپنے رشتے داروں سے ملیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَسۡتَوۡدِعُ اللّٰہَ دِینَکُمۡ وَاَمَانَتَکُمۡ وَخَوَاتِیۡمَ اَعۡمَالِکُمۡ.

(ابوداؤد شریف، حدیث:۲۶۰۳)

ایئر پورٹ پر

☆ اگر گھر پر نہ پڑھے ہوں تو ایئر پورٹ کے اندر داخل ہونے کے بعد چادر سر پر لے کر دو رکعت نفل احرام کی نیت سے پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ قُلۡ یٰاَیُّھَا الۡکٰفِرُوۡنَ اور دوسری رکعت میں قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھیں اور سلام پھیرتے ہی چادر سر سے ہٹا لیں، پھر دل میں عمرہ کا ارادہ کر کے یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھَا لِیۡ وَ تَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ.
وَاَعِنِّیۡ عَلَیۡھَا وَ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡھَا وَ نَوَیۡتُ الۡعُمۡرَۃَ وَ

اَحْرَمْتُ بِهَا مُخْلِصًا لِّلّٰہِ تعَالٰی.

☆ اب بلند آواز سے تلبیہ کہیں۔تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ. لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ.

☆ لبیک تین بار کہیں۔ لبیک کہتے وقت، جہاں جہاں وقف کی علامتیں بنی ہوئی ہیں، وہاں وہاں وقف کریں۔ لبیک کہنے کے بعد درود شریف پڑھیں، پھر دعا مانگیں۔

☆ اس موقع پر پڑھنے کے لیے ایک دعا یہ بھی منقول ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَ الْجَنَّۃَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَ النَّارِ۔

(بہارشریعت:۶/ ۳۱)

اس موقع پر پڑھنے کی ایک اور دعا یہ بھی وارد ہے:

اَللّٰھُمَّ اَحْرَمَ لَکَ شَعْرِیْ وَ بَشَرِیْ وَ عَظْمِیْ وَ دَمِیْ مِنَ النِّسَآءِ وَ الطِّیْبِ وَ کُلِّ شَیْءٍ حَرَّمْتَہٗ عَلَی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذَالِکَ وَجْھَکَ الْکَرِیْمَ. لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ. وَ الْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدِکَ. وَ الرَّغْبَآءُ اِلَیْکَ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ. لَبَّیْکَ ذَا النَّعْمَآءِ وَ الْفَضْلِ الْحَسَنِ. لَبَّیْکَ مَرْغُوْبًا وَّ مَرْھُوْبًا اِلَیْکَ. لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْخَلْقِ. لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا. لَبَّیْکَ عَدَدَ التُّرَابِ وَ الْحَصٰی. لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَا الْمَعَارِجِ. لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ مِنْ عَبْدٍ اَبَقَ اِلَیْکَ.

لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ فَرَّاجَ الْکُرُوْبِ. لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَنَــا عَبْـدُکَ. لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ غَـفَّــارَ الذُّنُوْبِ لَبَّیْکَ. اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی اَدَآءِ الْعُمْرَۃِ وَ تَقَبَّلْھَا مِـنِّـی وَ اجْـعَـلْـنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لَکَ وَ اٰمَـنُوْا بِوَعْدِکَ وَ اتَّبَعُوْا اَمْرَکَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ وَّفْـدِکَ الَّـذِیْـنَ رَضِیْــتَ عَـنْھُـمْ وَ اَرْضَیْتَھُمْ وَ قَبِلْتَھُمْ. (بہارشریعت،۶/۳۱)

☆ احرام کے لیےکم ازکم ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے، یہاں تک کہ گونگا ہوتو اس کو چاہیے کہ ہونٹ کو جنبش دے۔

☆ احرام کے لیےنیت شرط ہے، اگر بغیر نیت کے لبیک کہا، احرام نہ ہوا۔ اسی طرح تنہا نیت بھی کافی نہیں، جب تک لبیک یا اس کی طرح کوئی اور کلمہ (مثلاً سُبحٰنَ اللّٰہِ یااَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) نہ کہے۔

☆ احرام کے وقت لبیک کہے تو اس کے ساتھ ہی نیت بھی ہو، نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے کہہ لے تب بھی بہتر ہے۔ مثال کے طور پر لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَۃِ کہے۔

☆ دوسرے کی طرف سے عمرہ کرنے کا ارادہ ہے تو دل میں اس کی طرف سے عمرہ کرنے کی نیت کرے اور زبان سے کہے تو اس طرح کہے: لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَۃِ عَنْ فُلَانٍ (فُلَانٍ کی جگہ پر اس شخص کا نام لے)

جو باتیں احرام کی حالت میں حرام ہیں

(جو باتیں احرام کی حالت میں حرام ہیں، ان کے ارتکاب سے دَم یا صدقہ وغیرہ کرنا واجب ہوگا، اس کی تفصیل آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں)

احرام کی حالت میں درج ذیل باتیں حرام ہیں:

(۱) عورت سے صحبت کرنا۔ (۲) شہوت کے ساتھ عورت کو بوسہ لینا۔

(۳) عورت کو شہوت کے ساتھ چھونا۔ (۴) شہوت کے ساتھ عورت کو گلے لگانا۔ (۵) شہوت کے ساتھ عورت کے عضو خاص کی طرف دیکھنا۔ (۶) عورتوں کے سامنے جماع وغیرہ جیسے کاموں کا ذکر کرنا۔ (۷) فحش باتیں کرنا۔ (۸) جو کام احرام کے علاوہ حرام تھے، اب اور سخت حرام ہو گئے۔ (۹) کسی کے ساتھ دنیوی لڑائی جھگڑا کرنا۔ (۱۰) اپنا یا دوسرے کا ناخن تراشنا یا دوسرے سے اپنا ناخن ترشوانا۔ (۱۱) سر سے پیر تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا۔ (۱۲،۱۳) چہرے یا سر کو کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا۔ (۱۴) بستہ، یا کپڑے کی گٹھری سر پر رکھنا۔ (۱۵) عمامہ باندھنا۔ (۱۶) دستانے پہننا۔ (۱۷) موزے وغیرہ پہننا جو بیچ قدم کو چھپائیں۔ (۱۸) سلا ہوا کپڑا پہننا۔ (۱۹،۲۰،۲۱) بالوں یا بدن یا کپڑوں میں خوشبو لگانا۔ (۲۲) کسی قسم کی خوشبو سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا، جب کہ ابھی ان میں خوشبو باقی ہو۔ (۲۳) خالص خوشبو (مشک، عنبر، زعفران،

جاوتری، لونگ، الائچی، دارچینی، زنجبیل وغیرہ) کھانا۔ (۲۴)سر یا داڑھی کوکسی خوشبودار یاایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مرجائیں۔ (۲۵)وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا۔ (۲۶) گوند وغیرہ سے بال جمانا۔ (۲۷،۲۸)زیتون یا تل کا تیل اگر چہ بے خوشبو ہو، بالوں یا بدن میں لگانا۔ (۲۹) کسی کا سر مونڈنا اگر چہ اس کا احرام نہ ہو۔ (۳۰)جوں مارنا۔ (۳۱)جوں پھینکنا۔ (۳۲)کسی کو جوں مارنے کا اشارہ کرنا۔ (۳۳)جوں مارنے کے لیے کپڑا دھونا۔ (۳۴)جوں مارنے کے لیے کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا۔ (۳۵)بالوں میں جوں مارنے کے لیےکوئی دواڈالنا۔(غرض کسی طور پر جوں مارنا)

جو باتیں احرام کی حالت میں مکروہ ھیں

(جو باتیں احرام کی حالت میں مکروہ ہیں،ان کےارتکاب سےبعض اوقات صدقہ وغیرہ واجب ہوتا ہے،اس کی تفصیل بھی آگےموجود ہے)

احرام کی حالت میں درج ذیل باتیں مکروہ ہیں:

(۱)بدن کا میل چھڑانا۔(۲)بال یا بدن صابون وغیرہ بغیر خوشبو والی چیز سے دھونا۔(۳) کنگھی کرنا۔(۴)اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جوں کے گرنے کا اندیشہ ہو۔(۵)قُبا کو کرتا پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا۔(۶)ایسا کپڑا پہننا جس کو خوشبو کی دھونی دی گئی اور اس سے ابھی تک خوشبو آرہی ہو۔(۷)جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا، اگرچہ خوشبودار پھل یا پتا ہو، جیسے لیموں، نارنگی، پودینہ، عطردان وغیرہ۔(۸)عطر کی دکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ روشن ہوگا۔(۹،۱۰)سر یا منہ پر پٹی باندھنا۔(۱۱) کعبہ شریف کے غلاف کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا منہ سے لگے۔(۱۲)ناک وغیرہ چہرے کا کوئی حصہ کپڑے سے چھُپانا۔(۱۳)کوئی ایسی چیز کھانا، پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو، نہ اس کی بو زائل ہوئی ہو۔(۱۴)بغیر سلا کپڑا، جس کو رفو کیا گیا ہو یا پیوند لگا ہو، پہننا۔(۱۵)تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا۔(۱۶)مہکتی خوشبو کو ہاتھ سے چھونا، جب کہ ہاتھ

میں نہ لگے، ورنہ حرام ہے۔ (۱۷) بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا، اگرچہ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر۔ (۱۸) بغیر عذر بدن پر پٹی باندھنا۔

جو باتیں احرام کی حالت میں جائز ہیں

احرام کی حالت میں درج ذیل باتیں جائز ہیں:

(۱) لیٹ کر اپنے اوپر قُبا، کرتا، شیروانی وغیرہ اس طرح ڈال لینا کہ سر اور منہ نہ چھُپے۔ (۲) قبا، کرتا، شیروانی یا پائجامہ کو تہبند کی طرح باندھ لینا۔ (۳) چادر کے کناروں کو تہبند میں گھریسنا۔ (۴، ۵) ہمیانی یا ہتھیار باندھنا۔ (۶) بے میل چھڑائے نہانا۔ (۷) پانی میں غوطہ لگانا۔ (۸) کپڑے دھونا، جب کہ جوں مارنے کی غرض سے نہ ہو۔ (۹) مسواک کرنا۔ (۱۰) کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا۔ (۱۱) چھتری لگانا۔ (۱۲) انگوٹھی پہننا۔ (۱۳) بغیر خوشبو والا سرمہ لگانا۔ (۱۴) داڑھ اکھاڑنا۔ (۱۵) ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کر دینا۔ (۱۶) دُنبل یا پھنسی توڑ دینا۔ (۱۷) ختنہ کرنا۔ (۱۸) فصد کروانا۔ (۱۹) آنکھ میں جو بال نکلے،

اسے جدا کر دینا۔ (۲۰) سر یا بدن اس طرح آہستہ کھجانا کہ بال نہ ٹوٹے۔ (۲۱) احرام سے پہلے جو خوشبو لگائی، اس کا لگا رہنا۔ (۲۲-۲۶) پالتو جانور، اونٹ، گائے، بکری، مرغی وغیرہ ذبح کرنا، پکانا، کھانا، ان کا دودھ دوہنا، ان کے انڈے توڑنا اور بھوننا۔ (۲۷) کھانے کے لیے مچھلی کا شکار کرنا۔ (۲۸) دوا کے لیے کسی دریائی جانور کا مارنا۔ (شکار اگر دوا یا غذا کے لیے نہ ہو، محض تفریح کے لیے ہو جس طرح لوگوں میں رائج ہے، تو دریا یا جنگل ہر جگہ کا شکار خود ہی سخت حرام ہے، احرام میں اور زیادہ سخت۔ (۲۹، ۳۰) حرم کے باہر کی گھاس اکھاڑنا یا درخت کاٹنا۔ (۳۱-۴۱) چیل، کوا، چوہا، گرگٹ، چھپکلی، سانپ، بچھو، کھٹمل، مچھر، پسّو، مکھی وغیرہ خبیث اور موذی جانوروں کو مارنا، اگرچہ حرم میں ہو۔ (۴۲) منہ اور سر کے سوا کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا۔ (۴۳، ۴۴) سر یا گال کے نیچے تکیہ رکھنا۔ (۴۵، ۴۶) سر یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا۔ (۴۷) کپڑے سے کان چھپانا۔ (۴۸) ٹھوڑی

سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا۔ (۴۹)سر پر سینی یا بوری اٹھانا۔ (۵۰،۵۱)جس کھانے کے پکنے میں مشک وغیرہ پڑے ہوں، اگرچہ خوشبو دیں یا بے پکائے جس میں کوئی خوشبو ڈالی اور وہ بو نہیں دیتی، اس کا کھانا یا پینا۔ (۵۲) گھی، چربی، سرسوں کا تیل، ناریل کا تیل، بادام کا تیل، کدو کا تیل بالوں میں یا بدن پر لگانا۔ (۵۳) خوشبو سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا جب کہ ان میں خوشبو باقی نہ ہو، مگر کُسم اور کیسر کا رنگ مردوں کو ویسے ہی حرام ہے۔ (۵۴) دین کے لیے جھگڑنا، بلکہ ضرورت کے مطابق فرض اور واجب ہے۔ (۵۵) ایسا جوتا پہننا جو پیر کے جوڑوں کو نہ چھپائے۔ (۵۶) بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا۔ (۵۷) آئینہ دیکھنا۔ (۵۸) ایسی خوشبو کا چھونا جس میں اس وقت مہک نہ ہو۔ (۵۹) نکاح کرنا۔

مردوں کے لیے احرام کے خاص مسائل

☆ مرد اپنا سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپا نہیں سکتا۔
☆ مرد اپنے سر پر کپڑے کی گٹھری وغیرہ نہیں اٹھا سکتا۔
☆ مرد گوند وغیرہ سے اپنے بال نہیں جما سکتا۔
☆ مرد سر وغیرہ پر پٹی نہیں باندھ سکتا۔
☆ مرد اپنے بازو پر تعویذ نہیں باندھ سکتا۔
☆ مرد گلے میں سلی ہوئی تعویذ نہیں پہن سکتا۔
☆ مرد غلاف کعبہ کے اندر اس طرح داخل نہیں ہو سکتا کہ غلاف کعبہ سر پر رہے۔
☆ مرد دستانے نہیں پہن سکتا۔
☆ مرد موزے نہیں پہن سکتا۔
☆ مرد سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتا۔
☆ مرد بلند آواز سے لبیک کہے گا۔

جب ہوائی جہاز پر سوار ہوں

☆ جب ہوائی جہاز پر سوار ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِیۡنَ وَ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ.

(مسلم شریف، حدیث:۳۳۳۹)

اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡهَدۡمِ وَ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیۡ وَ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡغَرَقِ وَ الۡحَرِیۡقِ.

(نسائی شریف، حدیث:۵۵۵۰)

☆ راستہ بھر تلاوت قرآن، درود شریف، توبہ و استغفار اور تلبیہ کی کثرت کرتے ہوئے چلیں۔

☆ سفر میں نماز ہرگز قضا نہ ہو، اس کا بھرپور خیال رکھیں۔

☆ فضول باتوں سے پرہیز کریں کہ اس کی وجہ سے عمرہ کی برکتوں سے محرومی ہوسکتی ہے۔

☆ اگر کسی سے کوئی زیادتی ہوجائے تو اس کو آپ معاف کریں۔

☆ ہوائی جہاز میں ملنے والے ٹیشو پیپرس (Tissue Papers) میں عام طور پر خوشبو لگی ہوتی ہے، احرام کی حالت میں اس کے استعمال سے پرہیز کریں۔

☆ ہوائی جہاز میں گوشت سے بنی ہوئی کھانے کی چیزوں سے (چوں کہ غیر محقق ہوتی ہیں) پرہیز کریں۔

مکہ شریف میں داخلہ

☆ جدہ سے مکہ شریف جاتے ہوئے راستے میں مقام بحرہ سے دو ستون نظر آتے ہیں، یہاں سے حرم کی حد شروع ہوجاتی ہے۔

☆ جب حرم سے قریب ہوجائیں تو نہایت ہی خشوع اور خضوع کے ساتھ سر جھکائے ہوئے تلبیہ اور درود شریف کی کثرت کریں۔

☆ جب مکہ شریف سے قریب ہو جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَارًا وَّ ارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقاً حَلالاً. (بہارشریعت،۶/۳۸)

☆ جب مکہ شریف میں داخل ہونے لگیں تب یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ بَلَدُکَ جِئْتُکَ ھَارِبًا مِّنْکَ اِلَیْکَ لِاُؤَدِّیَ فَرَآئِضَکَ. اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَاَلْتَمِسُ رِضْوَانَکَ. اَسْئَلُکَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّیْنَ اِلَیْکَ وَالْخَائِفِیْنَ عُقُوْبَتَکَ. اَسْئَلُکَ اَنْ تُقَبِّلَنِیَ الْیَوْمَ بِعَفْوِکَ وَتُدْخِلَنِیْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَ تَتَجَاوَزَ عَنِّیْ بِمَغْفِرَتِکَ وَتُعِیْنَنِیْ عَلٰی اَدَآءِ فَرَائِضِکَ. اَللّٰھُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ عَذَابِکَ وَافْتَحْ

لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاَدْخِلْنِی فِیْھَا وَ اَعِذْنِی مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ.

(بہارشریعت،۳۸/۶)

☆ قیام گاہ پر اپنے سامان رکھیں، ہو سکے تو غسل کریں ورنہ وضو کر کے حرم شریف کی طرف روانہ ہو جائیں، راستہ بھر بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے رہیں۔

☆ مسجد حرام میں داخلہ کے لیے بہتر یہ ہے کہ باب السلام سے داخل ہوں، لیکن اب یہ دروازہ بند رہتا ہے، لہٰذا جو دروازہ بھی حرم میں داخل ہونے کے لیے آسان ہو اس سے داخل ہوں اور داخل ہوتے وقت نگاہیں نیچی رکھیں۔

☆ مسجد حرام میں دایاں قدم رکھتے ہوئے داخل ہوں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَ

اَدْخِلْنِیْ فِیْھَا. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ اَنْ تَرْحَمَنِیْ وَ تُقِیْلَ عَثْرَتِیْ وَ تَغْفِرَ ذُنُوْبِیْ وَ تَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ.

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ۴؍۲۸۷)

رویتِ کعبہ

☆ اب حرم شریف میں چند قدم چلتے ہی آپ کی نگاہوں کے سامنے کعبہ شریف ہوگا، کعبہ شریف پر پہلی نظر پڑتے ہی جو بھی دعا کریں، قبول ہوگی۔

☆ بہتر یہ ہے کہ جب کعبہ شریف پر پہلی نظر پڑے، درود شریف پڑھیں، پھر یہ دعا کریں ''مولیٰ میں جب بھی، جہاں بھی جو بھی جائز دعائیں کروں، تو اپنی بارگاہ میں میری دعا کو قبول فرما اور مجھے بے حساب جنت میں داخل فرما''۔

☆ جب کعبہ شریف پر پہلی نظر پڑے تو تین بار ''لَآ اِلٰـهِ اِلَّا اللّٰـهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ'' اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگنا مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ. اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وَزِدْ مِنْ شَرَفِهٖ وَعِظَمِهٖ وَكَرَمِهٖ مِمَّنِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّ تَعْظِيْمًا وَّ بِرًّا. اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الدَّيْنِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضِيْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ۴ر۲۸۷)

☆ تھوڑی دیر اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور اپنے خاتمہ بالخیر کی دعا کریں، پھر لبیک پڑھتے ہوئے کعبہ شریف کی طرف بڑھیں۔

طواف سے پہلے

☆ کعبہ شریف سے قریب ہو کر اضطباع کریں، یعنی اپنی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر اس طرح ڈالیں کہ دایاں کاندھا کھلا رہے۔

☆ اب حجرِ اسود سے قریب کعبہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجرِ اسود دائیں طرف رہے۔

☆ اب دل میں طواف کی نیت کریں اور زبان سے یہ الفاظ دہرائیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَ تَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ.

☆ طواف کی نیت کرتے ہی تلبیہ کہنا بند کردیں۔

☆ دورانِ طواف اس دعا کی کثرت کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَا فِیَۃَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ. رَبَّنَا

اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

رُکن یمانی پر ستر ہزار فرشتے مؤکل ہیں، جو کوئی یہ دعا پڑھتا ہے، اس کے لیے وہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔

☆ جس قدر زیادہ ہو سکے طواف کے دوران یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ o

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی سات پھیرے طواف کرے اور یہ دعا پڑھتا رہے، اُس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے، دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس درجے بلند کیے جائیں گے اور جو طواف میں یہی کلام پڑھے، وہ رحمت میں اپنے پاؤں سے چل رہا ہے جیسے کوئی پانی میں پاؤں سے چلتا ہے۔

☆ اب کعبہ کی طرف چہرہ کیے ہوئے ہی کچھ دائیں طرف ہٹ کر حجرِ

اسود کے بالکل سامنے کھڑے ہو جائیں اور کانوں تک اس طرح ہاتھ اٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ.
وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ.

(فتاویٰ رضویہ:۱۰/۸۱۲)

استلام کیسے کریں؟

☆ اس کے بعد حجرِ اسود کا استلام کریں، یعنی حجر اسود پر اپنی دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں اپنے ہونٹ رکھ کر تین مرتبہ اس طرح بوسہ دیں کہ آواز پیدا نہ ہو۔ اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو دوسروں کو تکلیف ہرگز نہ دیں بلکہ ہاتھ یا چھڑی سے حجرِ اسود کو چھو کر ہاتھوں یا چھڑی کو چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں۔

☆ حجرِ اسود کا استلام کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ. اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَ طَهِّرۡ لِیۡ قَلۡبِیۡ وَاشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ وَ يَسِّرۡ لِیۡ اَمۡرِیۡ وَ عَافِنِیۡ فِيۡمَنۡ عَافَيۡتَ.

(بہارشریعت:۶/ ۴۶)

طواف کا پہلا چکر

☆ حجرِ اسود کے سامنے سے اس طرح طواف شروع کریں کہ خانۂ کعبہ آپ کی بائیں جانب ہو اور کعبہ شریف سے آپ کم از کم تین ہاتھ کی دوری پر ہوں۔

☆ طواف کے پہلے تین پھیروں میں رَمَل کریں، یعنی سینہ تان کر کندھے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر ذرا تیز رفتاری سے پہلوانوں کی طرح چلیں۔

☆ اب بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ وَ لِلّٰهِ الۡحَمۡدُ کہتے ہوئے طواف کے

پہلے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ طواف کے پہلے چکر میں طواف شروع کرنے سے لے کر رکنِ یمانی تک پہنچنے تک یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَ تَصْدِيْقًا بِكَلِمَاتِكَ وَ وَفَآءً بِعَهْدِكَ وَ اتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِى الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. وَالْفَوْزَ

بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ.

(طریقۂ حج وعمرہ، ص:٣٦)

☆ رکنِ یمانی سے لے کر حجرِ اسود تک پہنچنے تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. (بہارشریعت:٦/٤٧)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کو چھو کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلیاں اس کی طرف کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

طواف کا دوسرا چکر

☆ اب طواف کے دوسرے چکر کا آغاز کریں اور بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے دوسرے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ دوسرے چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یَمانی تک یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا البَیْتَ بَیْتُکَ وَالْحَرَمَ حَرَمُکَ وَالْاَمَنَ اَمَنُکَ وَ الْعَبْدَ عَبْدُکَ. وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ ابْنُ عَبْدِکَ. وَ ھٰذَا مَقَامُ العَآئِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُومَنَا وَ بَشَرَتَنَا عَلَی النَّارِ. اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَ زَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَ کَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ وَ اجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ. اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ. اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ.

(طریقۂ حج وعمرہ، ص:۳۸)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً

وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ.
یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ. یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

(طریقۂ حج وعمرہ، ص:۳۸)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کو چھو کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلیاں اس کی طرف کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

طواف کا تیسرا چکر

☆ اب بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے تیسرے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ تیسرے چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ
وَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ

الْمَنْظَرِ وَ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ. (طریقۂ حج وعمرہ، ص:۳۹)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ. یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ. یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

(طریقۂ حج وعمرہ، ص:۴۰)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے حجرِ اسود کو چھو کر اپنے ہاتھوں کو

چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلیاں اس کی طرف کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

طواف کا چوتھا چکر

☆ اب بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے چوتھے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ چوتھے چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عُمْرَۃً مَّقْبُوْلَۃً وَسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّ تِجَارَۃً لَنْ تَبُوْرَ. یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ. اَخْرِجْنِیْ یَا اَللّٰہُ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَ السَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّ الْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّ

الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ. رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ وَ اخْلُفْ عَلٰی کُلِّ نَائِبَةٍ لِّیْ مِنْکَ بِخَیْرٍ. (طریقۂ حج وعمرہ)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ. یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ. یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

(طریقۂ حج وعمرہ، ص:۴۱)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کو چھو کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلیاں اس کی طرف کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

طواف کا پانچواں چکر

☆ اب بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے پانچویں چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ پانچویں چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ وَ لَا بَاقِیْ اِلَّا وَجْھُکَ. وَ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً مَّرِیْئَۃً لَا نَظْمَاُ بَعْدَھَا اَبَدًا. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ. وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ. اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسۡئَلُکَ الۡجَنَّۃَ وَ نَعِیۡمَھَا وَ مَا یُقَرِّبُنِیۡ اِلَیۡھَا مِنۡ قَوۡلٍ اَوۡ فِعۡلٍ اَوۡ عَمَلٍ وَ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَ مَا یُقَرِّبُنِیۡ اِلَیۡھَا مِنۡ قَوۡلٍ اَوۡ فِعۡلٍ اَوۡ عَمَلٍ.

(طریقۂ حج وعمرہ، ص:۴۱-۴۲)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدۡخِلۡنَا الۡجَنَّۃَ مَعَ الۡاَبۡرَارِ. یَا عَزِیۡزُ یَا غَفَّارُ. یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ.

(طریقۂ حج وعمرہ، ص:۴۲)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے حجرِ اسود کو چھو کر اپنے ہاتھوں کو

چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلیاں اس کی طرف کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

طواف کا چھٹا چکر

☆ اب بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے چھٹے چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ چھٹے چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَکَ وَ حُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِکَ. اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنْھَا فَاغْفِرْہُ لِیْ وَمَا کَانَ لِخَلْقِکَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّی وَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ بِطَاعَتِکَ عَنْ مَّعْصِیَتِکَ وَ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ.

اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ وَّ وَجْھَکَ کَرِیْمٌ وَّ اَنْتَ یَا اَللّٰہُ حَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ. (طریقۂ حج وعمرہ،ص:۴۳)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ. یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ. یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

(طریقۂ حج وعمرہ،ص:۴۴)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہوتو دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کو چھو کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہوتو اپنی ہتھیلیاں اس کی طرف کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

طواف کا ساتواں چکر

☆ اب بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے ساتویں چکر کے لیے آگے بڑھیں۔

☆ ساتویں چکر میں حجرِ اسود سے رکنِ یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ لِسَانًا ذَاکِرًا وَّ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَ رَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ. رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ.

(طریقۂ حج وعمرہ، ص:۴۴-۴۵)

☆ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ. یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ. یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

(طریقۂ حج وعمرہ، ص:۴۵)

☆ اب حجرِ اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیں، اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کو چھو کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلیاں اس کی طرف کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔ اس کے بعد **بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ** پڑھیں۔

☆ اب آپ کا طواف مکمل ہو گیا۔

☆ مخصوص مقامات پر جو دعائیں پڑھنے کے لیے کتابوں میں لکھی جاتی ہیں، اگر کوئی شخص پڑھا لکھا نہ ہو یا کسی اور وجہ سے وہ مخصوص

دعائیں نہیں پڑھ سکتا ہو، تو درود شریف پڑھے، استغفار کرے یا پھر اپنی زبان میں، اپنے الفاظ میں جو دعائیں چاہے مانگے۔

طواف کے مسائل

☆ طواف میں نیت فرض ہے، بغیر نیت کے طواف نہیں۔

☆ یہ ضروری نہیں کہ نیت میں طواف کی تعیین کرے، بلکہ مطلق طواف کی نیت سے طواف ادا ہو جائے گا۔

☆ طواف کا جو طریقہ متعین ہے، اگر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا، مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا تو اس طواف کا اعادہ کرے۔ اگر اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلا آیا تو دم واجب ہے۔

☆ حطیم کے باہر سے طواف کریں، اگر حطیم کے اندر سے طواف کیا گیا، تو طواف کا اعادہ ضروری ہے، اعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم واجب ہوگا۔

☆ طواف عمرہ کے پھیروں میں شک واقع ہوا کہ کتنے ہوئے تو شروع

سے طواف کرنا بہتر ہے۔

☆ اگر ایک عادل شخص نے کہا کہ اتنے پھیرے ہوئے تو اس کے قول پر عمل کر لینا بہتر ہے، اگر دو عادل نے بتایا تو ان کے کہے پر ضرور عمل کریں۔

☆ نفل طواف کے پھیروں میں اگر شک ہوا تو غالب گمان پر عمل کریں۔

☆ کعبہ کا طواف مسجد کے اندر سے ہوگا، مسجد کے باہر سے اگر طواف کیا گیا تو طواف نہ ہوگا۔

☆ کسی نے مریض کو طواف کرایا، اگر ساتھ میں اپنے طواف کی نیت بھی کر لی تو دونوں کے طواف ہو گئے۔

☆ طواف کرتے کرتے نماز جنازہ یا فرض نماز پڑھنے کے لیے چلا گیا، یا نیا وضو کرنے کے لیے چلا گیا تو واپس آ کر وہیں سے طواف شروع کرے جہاں سے چھوڑا تھا، نئے سرے سے طواف کرنا ضروری نہیں، اگر شروع سے دوبارہ طواف کیا تو پہلے طواف کو مکمل کرنے

کی ضرورت نہیں۔

☆ رَمَل صرف پہلے تین پھیروں میں سُنَّت ہے، ساتوں میں مکروہ۔

☆ اگر پہلے پھیرے میں رمل نہیں کیا گیا، تو صرف دوسرے اور تیسرے پھیرے میں کیا جائے۔

☆ اگر شروع کے تین پھیروں میں کسی وجہ سے رمل نہ کر سکے، تو باقی چار پھیروں میں بھی نہ کریں۔

☆ اگر بھیڑ کی وجہ سے رمل کا موقع نہ ملے تو انتظار نہ کریں، بغیر رمل کے طواف کریں، پھر جتنی دور موقع ملے اتنی دور رمل کریں۔

☆ رمل صرف اس طواف میں سُنّت ہے جس کے بعد سعی کرنا ہو، لہٰذا اپنی یا کسی اور کی جانب سے نفلی طواف کرے تو اس میں نہ اضطباع ہے اور نہ ہی رمل۔

☆ طواف عمرہ کے ساتوں پھیروں میں اضطباع سُنّت ہے۔

☆ طواف کے علاوہ کسی موقع پر اضطباع نہ کریں۔

جو باتیں طواف میں حرام ہیں

طواف میں درج ذیل باتیں حرام ہیں، اگرچہ طواف نفل ہو:

(۱) بے وضو طواف کرنا۔

(۲) کوئی عضو جو ستر میں داخل ہے، اس کا چوتھائی حصہ کھلا ہونا۔ (مثلاً مرد کی ران)

(۳) بلا عذر سواری پر یا کسی کے کاندھوں پر طواف کرنا۔

(۴) بلا عذر بیٹھ کر سرکنا یا گھٹنوں کے بل چلنا۔

(۵) الٹا طواف کرنا، یعنی اس طرح کہ کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف ہو۔

(۶) طواف میں حطیم کے اندر سے ہو کر گزرنا۔

(۷) سات پھیروں سے کم کرنا۔

جو باتیں طواف میں مکروہ ہیں

درج ذیل باتیں طواف میں مکروہ ہیں:

(۱) طواف کرتے وقت فضول باتیں کرنا۔

(۲) طواف کرتے وقت کوئی چیز بیچنا۔
(۳) طواف کرتے وقت کوئی چیز خریدنا۔
(۴) حمد، نعت اور منقبت کے علاوہ کوئی شعر پڑھنا۔
(۵) ذکر یا دعا یا تلاوت یا کوئی کلام بلند آواز سے کرنا۔
(۶) ناپاک کپڑے میں طواف کرنا۔
(۷) جس جگہ رَمل کا حکم ہے وہاں (بلا عذر) رمل نہ کرنا۔
(۸) جس جگہ اضطباع کا حکم ہے وہاں اضطباع نہ کرنا۔
(۹) جس جگہ سنگ اسود کا بوسہ لینے کا حکم ہے، بلا عذر وہاں بوسہ نہ لینا۔
(۱۰) طواف کے پھیروں میں فصل کرنا۔ اس طرح کہ کچھ پھیرے کرنے کے بعد (بلا عذر) ٹھہر جائے یا اور کسی کام میں لگ جائے۔
(۱۱) ایک طواف کی نماز پڑھنے سے پہلے دوسرا طواف شروع کر دینا۔ مگر جب مکروہ وقت ہو تو اس میں کئی طواف نماز کی فصل کے بغیر

جائز ہیں، جب مکروہ وقت نکل جائے تو ہر طواف کے لیے دو دو رکعتیں ادا کرنی ہوں گی۔ اگر کسی نے بھول کر ایک طواف کے بعد نماز پڑھے بغیر دوسرا طواف شروع کر دیا تو اگر دوسرے طواف کا ایک پھیرا پورا کرنے سے پہلے یاد آ گیا تو طواف چھوڑ کر نماز پڑھے، اگر ایک پھیرا پورا کر لیا تو اس طواف کو پورا کر کے پھر دونوں طوافوں کے لیے الگ الگ دو دو رکعتیں پڑھے۔

(۱۲) طواف میں کچھ کھانا۔

(۱۳) پیشاب، پاخانہ یا ریح کے تقاضے کے وقت طواف کرنا۔

نماز طواف

اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتا ہے: وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى. (سورۂ بقرہ، آیت: ۱۲۵) اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ (کنزالایمان)

طواف کے بعد مقامِ ابراہیم پر آئیں، سب سے پہلے

اضطباع کی جو کیفیت تھی اسے ختم کریں، یعنی دائیں بغل کے نیچے سے چادر نکال کر شانے کے اوپر اچھی طرح اوڑھ لیں، اس لیے کہ اضطباع صرف طواف کے وقت کرنا ہے، باقی وقتوں میں نہیں، بلکہ اسی کیفیت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

اگر جگہ ملے تو ایسی جگہ کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھیں کہ آپ کے اور کعبہ شریف کے بیچ مقامِ ابراہیم ہو، اگر جگہ نہ مل سکے تو پھر مسجد حرام میں جہاں چاہیں، یہ نماز پڑھ لیں، لیکن بہتر ہے کہ مقامِ ابراہیم کے مقابل میں پڑھیں۔

یہ نماز ہر طواف کے بعد واجب ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں۔ اگر کراہت و ممانعت کا وقت (یعنی صبح صادق طلوع ہونے سے آفتاب کے بلند ہونے تک، دوپہر میں زوال سے پہلے، عصر کی نماز فرض پڑھنے کے بعد سے غروب آفتاب تک) ہو، تو وہ وقت نکل جانے کے بعد پڑھیں۔

☆ سُنّت یہ ہے کہ مکروہ وقت نہ ہوتو طواف کے فوراً بعد یہ نماز پڑھیں، بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے فوراً نہ پڑھ سکیں، تو کچھ دیر کے بعد بھی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، اس وقت بھی ادا ہی ہوگی، قضا نہیں، لیکن بلا وجہ تاخیر کرنا درست نہیں۔

☆ جس طواف کے بعد سعی کرنی ہے، اس طواف کے فوراً بعد نمازِ طواف پڑھیں، پھر ملتزم سے لپٹیں اور جس طواف کے بعد سعی نہیں اس طواف کے بعد پہلے ملتزم سے لپٹیں، پھر مقامِ ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نماز پڑھیں۔

☆ نمازِ طواف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُوَالِیْ وَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی
اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَ رِضًا مِّنَ
الْمَعِیْشَۃِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.
اَنْتَ وَلِیّیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ. تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ
اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ. اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا
ھٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَ لَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَ لَا حَاجَۃً
اِلَّا قَضَیْتَھَا وَ یَسَّرْتَھَا فَیَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَ اشْرَحْ
صُدُوْرَنَا وَ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَ اخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ
اَعْمَالَنَا. اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَ اَلْحِقْنَا
بِالصّٰلِحِیْنَ. (احکام حج وعمرہ،ص:۹۶-۹۷)

ملتزم پر حاضری

☆ حجرِ اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کے درمیان پورب کی طرف کی دیوار کے حصے کو ملتزم کہتے ہیں۔

☆ اس جگہ پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

☆ طواف کے ساتوں چکر مکمل کرنے اور نماز طواف پڑھنے کے بعد ملتزم کی طرف آئیں۔

☆ یہاں پہنچ کر کعبہ کی دیوار سے اس طرح چمٹ جائیں کہ اپنا پیٹ دیوار سے لگادیں، کبھی اپنا دایاں رخسار اور کبھی بایاں رخسار کعبہ کی دیوار پر لگائیں، اپنے ہاتھ اور ہتھیلیوں کو سر سے اونچا کر کے دیوار سے لگا کر پھیلا لیں اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں گڑگڑا کر اس طرح دعا مانگیں:

(۱) یَاوَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّی نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَیَّ.

(بہار شریعت:۶/۵۰)

(٢)يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَ
رِقَابَ اٰبَائِنَا وَ اُمَّهَاتِنَا وَ اِخْوَانِنَا وَ اَوْلَادِنَامِنَ النَّارِ.
يَا ذَا الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ وَ الْفَضْلِ وَ الْمَنِّ وَ الْعَطَاءِ وَ
الْاِحْسَانِ. اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَ
اَجِرْنَا مِنْ خِزْىِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ
عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ
بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ
اَخْشٰى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ.
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِىْ، وَ تَضَعَ
وِزْرِىْ وَ تُصْلِحَ اَمْرِىْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِىْ وَ تُنَوِّرَ لِىْ فِىْ
قَبْرِىْ وَ تَغْفِرَ لِىْ ذَنْبِىْ وَ اَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ

الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ. اٰمِیْنَ. (بہارشریعت:۶/۵۰-۵۱)

زمزم پر حاضری

☆ طواف، نمازِ طواف اور ملتزم پر حاضری کے بعد زمزم شریف کے کنویں پر جاکر خوب پیٹ بھر کر پانی پینا مستحب ہے۔

☆ زمزم کا پانی کھڑے ہو کر، قبلہ کی طرف منہ کر کے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں پیئیں اور پینے کے بعد الحمد للہ کہیں۔

☆ پینے کے بعد جو پانی گلاس وغیرہ میں بچ جائے، اسے چہرے اور بدن پر مل لیں۔

☆ آبِ زمزم پیتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ.

(درمنثور:۵/۳۴)

☆ آبِ زمزم پینے کے بعد ایک مرتبہ اور حجرِ اسود کا استلام کریں۔

مسجد حرام سے نکلنا

☆ طواف، ملتزم سے لپٹنے اور آبِ زمزم پینے کے بعد ایک مرتبہ اور حجرِ اسود کا استلام کریں۔

☆ استلام کے بعد صفا پہاڑی کی طرف روانہ ہو جائیں۔

☆ باب الصفا سے نکلتے ہوئے صفا پہاڑی پر آئیں۔ (کسی اور دروازے سے بھی نکل سکتے ہیں)۔

سعی کیسے کریں؟

☆ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ج فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا. (سورۂ بقرہ، آیت:۱۵۸) بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں، تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے۔ (کنزالایمان)

☆ جب صفا پہاڑی سے قریب ہو جائیں تو یہ پڑھیں:

اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ. (طریقۂ حج وعمرہ،ص:۵۶)

☆ اب صفا پہاڑی پر چڑھیں اور کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو جائیں۔

☆ سُبْحٰنَ اللّٰہِ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ،اَللّٰہُ اَکْبَرُ اوردرود شریف وغیرہ پڑھیں۔

☆ یہ مقام دعا کی قبولیت کا ہے، یہاں پر بالکل خشوع کے ساتھ اپنے لیے، اپنے اہل وعیال کے لیے، سب مسلمانوں کے لیے اور اپنے خاتمہ بالخیر کے لیے دعا مانگیں۔

☆ اس مقام پر نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گڑگڑا کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی

مَـا هَـدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَـلٰـى مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ
مَـا كُـنَّـا لِـنَهْتَدِىَ لَوْ لَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا
الـلّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَا شَـرِيْكَ لَـهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ
الْـحَـمْـدُ يُـحْـيٖ وَ يُـمِيْتُ وَ هُوَ حَىٌّ لَّا يَمُوْتُ
بِيَـدِهِ الْـخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ. لَآ اِلٰهَ
اِلَّا الـلّٰـهُ وَحْدَهٗ وَ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ
اَعَـزَّ جُـنْـدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا
الـلّٰـهُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَ لَوْ
كَـرِهَ الْكَافِرُوْنَ. فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ
حِيْـنَ تُـصْبِـحُوْنَ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ. يُخْرِجُ الْحَىَّ

مِنَ الْمَيّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيّتَ مِنَ الْحَيِ وَ يُحْيِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ.
اَللّٰهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِىْ لِلْاِسْلَامِ اَسْئَلُكَ اَن لَّا
تَنْزِعَهٗ مِنِّىْ حَتّٰى تَوَفَّانِىْ وَ اَنَا مُسْلِمٌ. سُبْحٰنَ
اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ
لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيّ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ
اَحْيِنِىْ عَلٰى سُنَّةِ نَبِيّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ تَوَفَّنِىْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَ اَعِذْنِىْ
مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ .اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ
يُّحِبُّكَ وَ يُحِبُّ رَسُوْلَكَ وَ اَنْبِيَا ئَكَ وَ
مَلٰٓئِكَتِكَ وَ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ. اَللّٰهُمَّ يَسّرْ
لِىَ الْيُسْرٰى وَ جَنّبْنِى الْعُسْرٰى. اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ

عَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ
بِالصّٰلِحِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ وَ
اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ. اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلاً وَّ قَلْبًا خَاشِعًا. وَّ
نَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّ دِیْنًا
قَیِّمًا. وَّ نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ مِنْ کُلِّ بَلِیَّةٍ.
وَ نَسْئَلُکَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ. وَ نَسْئَلُکَ الْغِنٰی
عَنِ النَّاسِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ عَدَدَ
خَلْقِکَ وَ رِضَا نَفْسِکَ وَ زِنَةِ عَرْشِکَ
وَمِدَادِ کَلِمَاتِکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَ

غَفَلَ عَنۡ ذِکۡرِکَ الۡغَافِلُوۡنَ.

(بہارِ شریعت:۶/۵۲-۵۳)

☆ اب دل میں سعی کی نیت کریں اور زبان سے نیت کے یہ الفاظ دہرائیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیۡدُ السَّعۡیَ بَیۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَۃِ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ.

(ترجمہ) اے اللہ! میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، تو اسے میرے لیے آسان فرما اور میری طرف سے اسے قبول فرما۔ (بہارِ شریعت:۶/۵۳)

☆ اب صفا سے مروہ کی طرف چلیں مرد جب میلین اخضرین (سبز رنگ کے دو ستون) سے قریب پہنچیں تو درمیانی رفتار سے دوڑنا شروع کر دیں، لیکن دوڑنے میں اس بات کا خیال رہے کہ آپ کی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ دوسرے سبز ستونوں تک اسی طرح

دوڑتے چلیں۔

☆ میلین اخضرین کے درمیان دوڑتے وقت اور سعی کے ہر پھیرے میں یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَالَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ عُمْرَۃً مَّقْبُوْلَۃً وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ. یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ. رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار.

(بہارشریعت:۶/۵۳-۵۴)

☆ ایک اور مختصر دعا یہاں پر منقول ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ.

☆ سبز ستونوں سے گزرنے کے بعد پھر عام رفتار پر چلیں اور چوتھا کلمہ بار بار پڑھیں۔ چوتھا کلمہ یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ، بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ.

(بہار شریعت:۶/۵۴)

☆ جب مروہ پہاڑی پر پہنچیں تو اس کی اونچائی پر چڑھ کر قبلہ کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو جائیں۔

☆ صفا کی طرح یہاں بھی سُبْحٰنَ اللّٰهِ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ،اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور درود شریف وغیرہ پڑھیں۔

☆ جس طرح صفا پر دعائیں مانگی تھیں اسی طرح یہاں بھی ہاتھ اٹھا کر

دعائیں مانگیں۔

☆ اب سعی کا ایک پھیرا مکمل ہوگیا۔

☆ جس طرح صفا سے مروہ کی طرف درود شریف پڑھتے ہوئے، ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے اور دعا پڑھتے ہوئے آئے تھے، اسی طرح مروہ سے صفا کی طرف بھی درود شریف اور ذکر و دعا پڑھتے ہوئے جائیں۔

☆ میلین اخضرین کے درمیان اسی طرح دوڑیں۔

☆ سبز ستونوں سے آگے نکلنے کے بعد عام رفتار سے چل کر صفا پہاڑی پر چڑھ جائیں۔

☆ صفا پر پہنچ کر پہلے ہی کی طرح قبلہ رخ کھڑے ہوکر دونوں ہاتھ اٹھا کر تسبیح، تکبیر، حمد و ثنا، درود پاک اور دعائیں پڑھیں۔

☆ اب سعی کا دوسرا پھیرا پورا ہوگیا۔

☆ اسی طرح سعی کے سات پھیرے مکمل کریں۔

☆ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوگا۔

☆ ۲۰۰۸ء میں سعودی حکومت نے مسعٰی کی توسیع کی ہے، جس کی وجہ سے صفا سے مروہ جانے والا راستہ نبوی مسعٰی سے خارج ہو گیا ہے، لہٰذا مروہ کی طرف سے جو لوگ آتے ہیں اسی میں سے آپ صفا سے مروہ کی طرف بڑھیں ورنہ Basemant میں سعی کریں کہ وہاں کا مسعٰی بالکل صحیح ہے۔

☆ صفا اور مروہ کی سعی کے بعد مسجد حرام میں آکر مَطَاف کے نزدیک دو رکعت نماز پڑھنا سُنّت ہے۔

سعی کے مسائل

☆ طواف کے فوراً بعد سعی اور طواف و سعی کے درمیان حجر اسود کا استلام کرنا ہے، اگر بلا عذر تاخیر ہوئی، تو خلاف سُنّت اور مکروہ ہے۔

☆ ذکر و درود میں مشغول، صفا پر اتنا چڑھیں کہ کعبۂ معظّمہ نظر آئے۔

☆ زیادہ اوپر چڑھنے کی ضرورت نہیں کہ مذہب اہل سُنّت کے خلاف اور بد مذہبوں اور جاہلوں کا طریقہ ہے کہ وہ بالکل اوپر کی سیڑھی

تک چڑھ جاتے ہیں۔

☆ سعی کے لیے شرط یہ ہے کہ پورے طواف یا طواف کے اکثر حصے کے بعد ہو، لہٰذا اگر طواف سے پہلے یا طواف کے تین پھیرے کے بعد سعی کی، تو نہ ہوئی۔

☆ سعی سے پہلے احرام ہونا بھی شرط ہے، احرام کے بغیر سعی نہیں ہو سکتی۔

☆ عمرہ کی سعی میں احرام واجب ہے، یعنی اگر طواف کے بعد سر منڈا لیا پھر سعی کی تو سعی ہو گئی، مگر چوں کہ واجب ترک ہوا لہٰذا دم واجب ہے۔

☆ سعی کے لیے طہارت شرط نہیں، لہٰذا جنبی شخص بھی سعی کر سکتا ہے۔

☆ سعی میں پیدل چلنا واجب ہے۔(جب کہ عذر نہ ہو) اگر کسی نے بغیر عذر سواری یا ڈولی پر سعی کی تو دم واجب ہوگا۔

☆ مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد شریف میں جا کر

پڑھنا بہتر ہے۔

☆ سعی کے ساتوں پھیرے پے در پے کریں، اگر الگ الگ کیے تو دوبارہ سعی کے مکمل سات پھیرے لگانے ہوں گے، اس لیے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

جو باتیں طواف اور سعی دونوں میں جائز ہیں

(۱) سلام کرنا۔ (۲) سلام کا جواب دینا۔ (۳) ضرورت پڑنے پر بات کرنا۔ (۴) مسئلہ پوچھنا۔ (۵) مسئلہ بتانا۔ (۶) پانی پینا۔ (۷) حمد، نعت اور منقبت کے اشعار آہستہ پڑھنا۔

جو باتیں سعی میں مکروہ ہیں

(۱) سعی کے پھیروں میں بلا ضرورت فصل کرنا۔ (۲) کچھ خریدنا۔ (۳) کچھ بیچنا۔ (۴) فضول باتیں کرنا۔ (۵) صفا پہاڑی پر نہ چڑھنا۔ (۶) مروہ پہاڑی پر نہ چڑھنا۔ (۷) مسعٰی میں (مرد کا) بلا عذر نہ دوڑنا۔ (۸) طواف کے بعد بہت تاخیر سے سعی کرنا۔ (۹) ستر عورت نہ

ہونا۔(۱۰) بلا وجہ اِدھر اُدھر دیکھنا۔(اس کو پریشان نظری کہتے ہیں، یہ طواف میں اور زیادہ مکروہ ہے)

مردوں کے طواف و سعی کے خاص مسائل

☆ مرد اضطباع کرے گا۔

☆ مرد رَمَل کرے گا۔

☆ مرد مسعیٰ میں دوڑے گا۔

☆ مرد حجر اسود کا بوسہ (کسی کو تکلیف دیے بغیر) لے گا۔

☆ مرد (کسی کو تکلیف دیے بغیر) رکن یمانی کو چھوئے گا۔

☆ مرد (کسی کو تکلیف دیے بغیر) کعبہ سے قریب ہوگا۔

☆ مرد (کسی کو تکلیف دیے بغیر) خود سے آب زمزم لے گا۔

حَلق اور تقصیر

☆ سعی کے بعد اب حَلق یا تقصیر کرنی ہے، یعنی مرد اپنا پورا سر منڈوا لے یا کم از کم سر کے بال جتنے بڑے ہیں، اس کا ایک چوتھائی چھوٹے کرالیں، لیکن حَلق یعنی بال منڈوانا بہتر ہے۔

☆ حَلْق یا تقصیر حرم کے اندر کرانا واجب ہے، حرم کے باہر کرنے کی صورت میں دَم واجب ہوگا۔

☆ اب حَلْق یا تقصیر کرنے کے بعد احرام کی ساری پابندیاں ختم ہو گئیں، احرام کے کپڑے اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن لیں۔

حَلْق اور تقصیر کیسے؟

☆ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں۔

☆ اپنے سر کے دائیں جانب سے حَلْق یا تقصیر شروع کریں یا کرائیں۔

☆ حَلْق یا تقصیر کے وقت یہ تکبیر درمیانی آواز سے پڑھتے رہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ. وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ. (بہارشریعت:۶/۷۶)

☆ حَلْق یا تقصیر کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں، لہٰذا اس وقت اپنے لیے، اپنے والدین، اساتذہ، احباب اور رشتہ داروں اور تمام امتِ مسلمہ کے لیے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کریں۔

☆ جس کے سر کے بال کسی وجہ سے جھڑ گئے ہوں وہ بھی اپنے سر پر استرہ پھروالے یا خود سے پھیر لے۔

☆ اسی طرح جو لوگ ایک دن میں کئی بار عمرہ کریں تو ہر بار اپنے سر پر استرہ پھروائیں یا خود سے پھیر لیں۔

☆ سر منڈانے کے بعد مونچھیں ترشوانا، ناف کے نیچے اور بغل کے بال دور کرنا مستحب ہے۔

حَلق اور تقصیر کے مسائل

☆ جب احرام سے باہر نکلنے کا وقت آ گیا تو مُحرم اپنا یا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے، اگرچہ جس کا سر مونڈ رہا ہے وہ بھی حالت احرام میں ہو، مگر طواف وسعی کر چکا ہو۔

☆ اگر بال ہیں، لیکن سر میں پھوڑی وغیرہ ہے کہ منڈانے میں تکلیف ہو اور بال اتنے چھوٹے ہوں کہ تقصیر بھی نہیں کروا سکتا ہے تو معاف ہے۔ اس کے لیے بھی سر منڈانے والے یا بال کتروانے والے کی

طرح سب چیزیں حلال ہوگئیں۔

☆ جب تک حَلْق یا تقصیر نہ کرے، اس وقت تک احرام کی حالت میں جو چیزیں حرام تھیں، حلال نہ ہوں گی۔

☆ اگر منڈانے یا کتروانے کے علاوہ کسی اور صورت (مثلاً چونا وغیرہ لگا کر یا کوئی کیمیکل استعمال کر کے) سے بال دور کیا تب بھی درست ہے۔

☆ بال دفن کر دیں۔ (عمرہ کے علاوہ بھی جب کبھی بال یا ناخن تراشیں تو دفن کر دیا کریں)

☆ حَلْق یا تقصیر سے پہلے اگر خط بنوالیا یا ناخن ترشوالیا تب بھی دَم لازم آئے گا۔

☆ جو جائز چیزیں احرام کی حالت میں حرام ہوئی تھیں، حَلْق یا تقصیر کے بعد سب حلال ہوگئیں۔

جب رخصت ہوں

☆ جب کعبہ شریف سے رخصت ہوں تو کعبہ کی طرف منہ کر کے الوداعی زیارت کرتے ہوئے الٹے پیر چلیں یا سیدھے چلتے ہوئے مڑ مڑ کر خانۂ کعبہ کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے رہیں۔

☆ خانۂ کعبہ کے فراق میں روتے ہوئے، آنسو بہاتے ہوئے رخصت ہوں۔

☆ رخصت ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں "اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ" (بے شک جس نے تم پر قرآن (کے احکام پر عمل وغیرہ کرنا) فرض کیا، وہ ضرور تمہیں اس جگہ واپس لائے گا جہاں لوٹنا چاہتے ہو) ان شاء اللہ اس کی برکت سے بار بار حاضری نصیب ہوگی۔

☆ سُنّت یہ ہے کہ باب الوداع (بابُ مَلِک فَھد) سے نکلیں۔

☆ مسجد حرام سے نکلنے کے بعد اپنی وُسعت کے مطابق صدقہ کریں۔

عمرہ کے جدید مسائل

زمانے کے بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے عمرہ کے دوران نئے قسم کے مسائل بھی درپیش ہوتے ہیں، معتمر کو ان سے بھی آگاہ ہونا ضروری ہے۔ جدید قسم کے چند مسائل اور ان کے احکام محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ کی تحقیقات کی روشنی میں بیان کیے جارہے ہیں، انہیں خوب اچھی طرح ذہن نشیں کرلیں۔

خوشبو دار چیزوں کا استعمال

خوشبو والے صابن: مُحرِم کو خوشبوآمیز صابن اور شیمپو ہاتھ یا بدن یا سر میں نہ لگانا چاہیے، یہ شرعاً مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس کی وجہ سے مرتکب کے ذمہ صدقہ لازم آئے گا۔ یہ حکم اس صابن اور شیمپو کا ہے، جس میں ہلکی خوشبو ملائی گئی ہو۔ اگر کسی صابن یا شیمپو میں وافر مقدار میں تیز خوشبو شامل ہو اور اسے بدن پر لگا دیکھ کر لوگ یہ سمجھیں یا کہیں کہ خوشبو لگی ہے تو دم واجب ہوگا۔ بغیر خوشبو والے صابن کا استعمال جائز ہے۔

لانڈری کے کپڑے: احرام کی حالت میں لانڈری سے دھل کر آئے خوشبو والے کپڑوں کا استعمال جائز نہیں، کیوں کہ ان کپڑوں سے خوشبو پھوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر خوشبو کا چھڑکاؤ ہوتا ہے، یا خوشبو لگائی جاتی ہے یا انہیں کسی ذریعہ سے خوشبو میں بسا دیا جاتا ہے اور بہر حال یہ خوشبو کثیر ہو تو دَم واجب ہے اور قلیل ہو تو صدقہ۔

خوشبودار بستر: اگر گدے، چادروں اور فرش وغیرہ پر خوشبو لگی ہو تو احرام کی حالت میں انہیں استعمال کرنا ممنوع ہے، جب کہ ان سے خوشبو چھوٹ کر بدن یا احرام کے کپڑے میں لگے یا وہ خوشبو اس میں بھی بس جائے کہ یہ جرم ہے۔ اب اگر خوشبو زیادہ لگے تو دَم واجب ہے اور کم لگے تو صدقہ ہے اور اگر کچھ نہ لگے تو کچھ نہیں۔ مُحرِم کو چاہیے کہ گدے پر اپنی چادر بچھا لے اور تکیہ سے غلاف نکال کر اس پر اپنا کوئی کپڑا رکھ لے۔

خوشبودار ٹوتھ پیسٹ: دانت صاف کرنے کے لیے

صرف برش استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں اور ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) میں خوشبو نہ ہوتو اسے بھی دانتوں پر ملنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن عام طور پر ٹوتھ پیسٹ خوشبودار ہی ہوتے ہیں، اس لیے ان کا استعمال ممنوع ہے، ان کے استعمال کرنے پر صدقہ واجب ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ احرام کی حالت میں مسواک سے دانت صاف کریں۔

ٹیشو پیپر: حالت احرام میں ٹیشو پیپر (Tissue Paper) کا استعمال جائز ہے، کیوں کہ عادۃً اس سے چہرہ یا منہ نہیں چھپایا جاتا۔ فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تصریحات سے یہی عیاں ہوتا ہے۔ ہاں اگر ٹیشو پیپر خوشبو میں بسایا ہوا ہے تو اس کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔

کچی پیاز: احرام کی حالت میں کچی پیاز کھانا جائز ہے، لیکن بچنا بہتر ہے تا کہ اس کی بو سے کسی کو ایذا نہ پہنچے۔ ہاں اگر پیاز کھانے کے بعد فوراً مسجد حرام شریف میں جانے کا ارادہ ہو تو مکروہ ہے۔

پھلوں کے جوس: حالت احرام میں فروٹ جوس (Fruit

(Juce) پینا جائز ہے، بہ شرطے کہ الگ سے اس میں کوئی خوشبو نہ ملائی گئی ہو۔ پھلوں کی خوشبو سونگھنا مکروہ ہے، اس کو کھانا یا اس کا جوس پینا مکروہ نہیں۔

بام یا وِکس: احرام کی حالت میں وِکس (Vicks) ٹائیگر بام (Tiger Balm) یا کوئی پین ریلیف بام (Pain Relief Balm) پیشانی اور ناک وغیرہ پر لگانا مکروہ ہے۔ اگر کسی نے اس مقدار میں بام وغیرہ لگایا کہ دیکھنے والے یہ محسوس کریں کہ اس نے خوشبو لگائی ہے تو اس پر دم واجب ہے اور اگر دیکھنے والے خوشبو نہ کہیں، بلکہ بام یا وِکس وغیرہ کہیں تو صرف صدقہ واجب ہے۔

ناریل کا تیل: احرام کی حالت میں ناریل کا تیل سر میں لگانا جائز ہے، بلکہ زیتون اور تِل کے تیل کے علاوہ باقی تمام تیل جو خوشبو میں بسائے ہوئے نہ ہوں، انہیں سر اور بدن میں لگانا جائز ہے۔ لٰہذا بادام، کدو، ناریل وغیرہ کا تیل یہاں تک کہ گھی اور چربی کا استعمال بھی بلا

کراہت جائز ہے۔

انجیکشن: احرام کی حالت میں انجیکشن لگوانا جائز ہے، کیوں کہ انجیکشن کی دوا میں خوشبو نہیں ہوتی۔ ہاں اس میں ایک خاص قسم کی بو ہوتی ہے جو طبیعت کو اچھی نہیں لگتی اور خوشبو اس کو کہتے ہیں جو طبیعت کو اچھی لگے۔ انجیکشن بو حاصل کرنے کے لیے نہیں لگوایا جاتا اور نہ ہی اس میں خوشبو ہوتی ہے، لہٰذا علاج کے لیے انجیکشن لگوانا جائز ہے۔

خوشبودار شربت: شربت روح افزا یا کوئی بھی خوشبودار شربت احرام کی حالت میں پینا مکروہ ہے، اس کے پینے سے صدقہ لازم ہوگا اور تین بار پینے سے دَم۔ اگر پیاس کا غلبہ ہو اور پانی نہ ہو تو ایک بار منہ لگا کر جتنا چاہیں پی لیں اور ایک صدقۂ فطر کی مقدار روپئے حرم شریف کے فقیر کو دے دیں، اس طرح کے عذر کی وجہ سے پینے میں کراہت تو نہ ہوگی، البتہ ایک بار پینے پر صدقہ اور بار بار پینے پر دم ضرور واجب ہوگا۔

زخم سے خون بہنا

احرام کی حالت میں زخم سے خون بہے تو اس سے احرام کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، یہی وجہ ہے کہ احرام میں رگ سے فاسد خون بہانا، پچھنا لگانا اور ختنہ جائز ہے۔

زخم پر پٹی باندھنا

احرام کی حالت میں سر، چہرہ اور قدم کے بیچ حصے کے علاوہ پورے بدن پر کہیں زخم ہو جائے اور اس پر پٹی باندھنے کی حاجت ہو تو ڈریسنگ(Dressing) کرانا بلا کراہت جائز ہے، ورنہ مکروہ ہے۔

چہرے وغیرہ پر پٹی باندھنا

احرام کی حالت میں چہرے پر زخم ہو یا سر پر یا پیر کے اس حصے پر جس کا کھلا رکھنا واجب ہے تو ایسی صورت میں دوا، انجیکشن اور غیر خوشبودار مرہم سے کام چل سکے تو اسی پر اکتفا کریں اور پٹی نہ باندھیں کہ یہ مکروہ ہے، لیکن اگر پٹی باندھنے کی حاجت ہو تو بوجہ عذر اس کی اجازت

ہوگی اور صدقہ بہر حال واجب ہوگا کہ جو چیز شرعاً جرم ہے، اس کا ارتکاب عذر سے ہو یا بلا عذر کفارہ بہر حال واجب ہوتا ہے۔ فرق یہ ہوتا ہے کہ عذر کی صورت میں کراہت اور گناہ کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ صدقہ کا یہ حکم اس وقت ہے جب پٹی بارہ گھنٹے یا اس سے زیادہ بندھی رہے۔

دھوپ والے چشمے پہننا

حالت احرام میں دھوپ کا چشمہ لگانا جائز ہے، کیوں کہ یہ چشمہ اگر چہ چہرے کے ایک خاص حصے کو چھُپا لیتا ہے، مگر یہ چھُپانے کے لیے نہیں بنا ہے، بلکہ آنکھوں کو دھوپ کے ضرر سے بچانے کے لیے بنا ہے۔ جیسے سر پر غلے کی بوری اٹھانا جائز ہے کہ وہ سر چھپانے کے لیے نہیں ہوتا۔

مُشت زنی

مشت زنی ہمیشہ ممنوع ہے اور حالت احرام میں سخت ممنوع۔ اگر کسی سے حالت احرام میں یہ حرکت سرزد ہوئی اور انزال ہو گیا تو دَم

واجب ہے،انزال نہ ہوا تو مکروہ ہے۔

کپڑے یا تولیہ سے منہ پوچھنا

احرام کی حالت میں کپڑے یا تولیہ سے سر یا منہ پوچھنا ناجائز و گناہ ہے اور پوچھنے والے پر صدقہ واجب ہے۔اگر چہرہ یا سر خشک کرنے کی ضرورت ہو تو ہاتھ کا استعمال کر کے تری دور کرنے کی اجازت ہے۔

طواف میں وضو ٹوٹ جانا

دو، تین پھیروں تک طواف کرنے کے بعد وضو ٹوٹ گیا تو نیا وضو کر کے از سر نو طواف شروع کریں اور اگر چار پھیرے یا زیادہ کرنے کے بعد ٹوٹا، تو جہاں سے طواف چھوٹا تھا واپس آ کر وہیں سے آگے طواف کریں۔

طواف اور سعی کے درمیان وقفہ

اگر کوئی عذر نہ ہوتو طواف کے بعد فوراً سعی کرنا سنت ہے، لیکن اگر کسی نے طواف اور سعی کے درمیان وقفہ کیا، تب بھی کوئی حرج نہیں، لیکن وقفہ نہیں کرنا چاہیے کہ خلافِ سنت ہے۔ اگر کسی نے طواف کے بعد سعی کرنے میں دیر کیا تب بھی سعی ہو جائے گی۔

انگوٹھی اور گھڑی پہننا

احرام کی حالت میں انگوٹھی پہننا جائز ہے، کلائی پر گھڑی بھی باندھ سکتے ہیں، کمر میں ضروری کاغذات وغیرہ رکھنے کے لیے پٹی باندھ سکتے ہیں، نمبر والا چشمہ بھی استعمال کرنا جائز ہے کہ یہ چہرے کو نہیں چھپاتا، نہ اس کے لیے اس کی وضع ہوئی ہے۔ اس کا کام نزدیک اور دور کی چیزوں کو صاف صاف دکھانا ہے۔

مُعتَمر کا شوال کا چاند دیکھ لینا

معتمر یعنی عمرہ کرنے والا مکہ معظّمہ میں ہے اور وہیں قیام کے زمانے میں شوال کا مہینہ آ گیا تو اس پر حج فرض ہو گیا، جب کہ اس سے پہلے اس نے حج فرض نہ ادا کیا ہو۔ مکہ معظّمہ پہنچنے کے لیے جو شرائط شارع نے لازم کیے ہیں، ان کی تو اسے حاجت نہیں، کیوں کہ وہ خود مکۂ معظّمہ میں موجود ہے۔ البتہ مکۂ معظّمہ اور اس کے گرد و نواح میں رہنے والوں پر حج فرض ہونے کے لیے جو شرائط درکار ہیں، وہ اس معتمر کے حق میں بھی ضروری ہیں، یعنی پیدل یا سواری پر حج کے مقامات (عرفات و مزدلفہ) میں جا اور آ سکے، اس کے پاس نیز اس کے بچوں کے پاس اتنا سرمایہ ہو جو اس کے گھر واپس ہونے تک اس کے اور ان کے نفقہ کے لیے کفایت کرے۔ لہٰذا اگر آپ نے حج فرض ادا نہ کیا ہو اور رمضان میں عمرہ کرنے گئے، تو بہتر یہی ہے کہ ۲۹ ر رمضان سے پہلے ہی مکہ معظّمہ سے واپس ہو جائیں۔

جرم اور کفارے

☆ جرم میں کفارہ بہر حال لازم ہے، چاہے کوئی بھول کر کرے یا جان بوجھ کر، اس کا جرم ہونا معلوم ہو یا نہیں، خوشی سے ہو یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا بیداری کی حالت میں، خود سے کرے یا کسی کے کہنے پر۔

☆ حالت احرام میں اگر کسی نے بالقصد بغیر کسی عذر کے جرم کیا، تو کفارہ بھی واجب ہے اور گناہ بھی ہوگا۔ اس صورت میں صرف کفارہ کافی نہ ہوگا بلکہ توبہ بھی لازم ہے۔

☆ اگر انجانے میں یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے کوئی جرم صادر ہوا تو کفارہ کافی ہے۔

☆ کفارہ میں دَم سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہے، اسی طرح اونٹ، گائے، بھینس، ان سب جانوروں کا ساتواں حصہ۔

☆ صدقہ سے مراد ۲ ؍کلو ۴۷ ؍گرام گیہوں یا ۴ ؍کلو ۹۴ ؍گرام کوئی اور چیز

مثلاً کھجور، جَو وغیرہ یا ان کی قیمت ادا کرنا ہے۔

☆ جن جرموں کی وجہ سے دَم کا حکم ہے، وہ اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید ٹھنڈی یا زخم یا پھوڑے یا جوؤں کے بہت زیادہ تکلیف دینے کی وجہ سے صادر ہوئے تو ان میں اختیار ہوگا، چاہے تو دَم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلائے یا تین روزے رکھ لے۔

☆ اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دے دیے یا تین یا سات مسکینوں پر تقسیم کر دیے تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

☆ جن جرموں میں صدقہ کا حکم ہے، اگر مذکورہ بالا مجبوریوں کی وجہ سے صادر ہوئے، تو یہ اختیار ہوگا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔

☆ کفارہ کی قربانی بھی حرم ہی میں ہونی چاہیے، اگر کسی نے حرم کے علاوہ اور کہیں کیا تو کفارہ ادا نہیں ہوگا۔

☆ کفارہ کے جانور کا گوشت نہ خود کھانا جائز ہے، نہ مالدار کو کھلانا، بلکہ پورا گوشت مسکینوں کا حق ہے۔

☆ اگر کسی نے کفارہ کے روزے رکھے تو اس میں شرط یہ ہے کہ صبح صادق سے پہلے ہی نیت کرلے۔ یہ بھی نیت کرنا ضروری ہے کہ فلاں کفارہ کا روزہ ہے۔ اگر کسی نے صرف روزہ کی نیت کی یا نفل یا کوئی اور نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

خوشبو اور تیل

☆ اگر کسی نے زیادہ خوشبو لگایا، جو دیکھنے ہی میں زیادہ لگے، اگرچہ عضو کے تھوڑے ہی حصے پر ہو، یا کسی بڑے عضو (مثلاً سر، منہ، پنڈلی وغیرہ) پر لگایا تو خوشبو چاہے تھوڑی ہی ہو ان دونوں صورتوں میں دَم واجب ہے۔

☆ اگر کسی نے تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے حصے میں لگایا تو صدقہ ہے۔

☆ کسی نے احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگایا تھا، اب احرام کے بعد پھیل کر دوسرے اعضا کو لگ گئی تو کوئی حرج نہیں۔

☆ خوشبودار تیل لگانے کا بھی وہی حکم ہے جو خوشبو لگانے کا ہے۔

☆ تِل اور زیتون کا تیل بھی خوشبو کے حکم میں ہے، اگر چہ ان میں خوشبو نہ ہو، البتہ ان سے کھانا پکانے، دوا کے طور پر ناک میں چڑھانے، زخم پر لگانے اور کان میں ڈالنے سے دَم وغیرہ واجب نہیں۔

☆ تھوڑی سی خوشبو بدن کے الگ الگ اعضا پر لگائی، اگر جمع کرنے پر پورے بڑے عضو کی مقدار کو پہنچ جائے تو دَم ہے، ورنہ صدقہ۔

☆ زیادہ خوشبو لگانے پر دَم واجب ہے، چاہے ایک ہی جگہ لگائے یا الگ الگ جگہ۔

☆ احرام کی حالت میں پھول، پھل وغیرہ کی خوشبو سونگھنا مکروہ ہے، لیکن اس سے دَم یا کفارہ لازم نہیں۔

☆ احرام کی حالت میں تمباکو بھی نہ استعمال کریں کہ اس میں بھی خوشبو ہوتی ہے، لیکن اگر کسی نے استعمال کرلیا تو دَم وغیرہ واجب نہیں۔ عام دنوں میں بھی تمباکو سے پرہیز ہی کرنا چاہیے کہ وہ کینسر کا باعث ہے، اس کے علاوہ اس میں مختلف دنیوی نقصانات کے ساتھ شرعاً کراہت بھی ہے۔

سلے ہوئے کپڑے پہننا

☆ احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا ایک رات تک یا ایک دن تک یا بارہ گھنٹے تک پہنے رہا تو دَم واجب ہے اور بارہ گھنٹے سے کم پہنا تو صدقہ واجب ہے، چاہے تھوڑی ہی دیر کیوں نہ پہنا ہو۔

☆ اگر لگاتار کئی دن تک پہنے رہا تب بھی ایک ہی دَم واجب ہے، لیکن اگر کئی دن پہننے کی صورت میں ایک دن بلا عذر پہنا اور دوسرے دن عذر کی وجہ سے تو دو دَم واجب ہوں گے۔

☆ اگر سلا ہوا کپڑا پہنا اور اس کا کفارہ ادا کر دیا، مگر اتارا نہیں، پھر

دوسرے دن بھی پہنے رہا تو دوسرا کفارہ واجب ہے۔

سر یا چہرہ چھپانا

☆ کسی نے سوتے میں یا جاگتے میں پورا چہرہ یا چہرے کا چوتھائی حصہ بارہ گھنٹے یا اس سے زیادہ تک چھپالیا تو دَم واجب ہے، اگر بارہ گھنٹے سے کم ہے تو صدقہ واجب ہے۔

☆ کسی نے سوتے میں یا جاگتے میں بارہ گھنٹے تک پورا یا چوتھائی سر چھپایا تو دَم واجب ہے، بارہ گھنٹے سے کم ہے تو صدقہ واجب ہے۔

☆ اگر چوتھائی سے کم حصے کو بارہ گھنٹے یا اس سے زیادہ تک چھپائے رکھا تو صدقہ واجب ہے اور اگر بارہ گھنٹے سے کم ہے تو کفارہ نہیں، مگر گناہ ہے۔

☆ احرام کی حالت میں سر پر کپڑے کی گٹھری رکھنا بھی سر چھپانے کے حکم میں ہے، اس سے بھی دَم یا صدقہ واجب ہوگا۔

☆ غلہ کی گٹھری یا برتن وغیرہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ ایسا جوتا پہنا جس سے پیر کے پنجے کے بیچ حصہ کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جاتی ہے تو بارہ گھنٹے یا اس سے زیادہ تک پہننے میں دَم واجب ہے، بارہ گھنٹے سے کم پہننے میں صدقہ۔

☆ احرام کی حالت میں بنیان وغیرہ بھی پہننا جائز نہیں۔

بال وغیرہ توڑنا

☆ احرام کی حالت میں سر یا داڑھی کے چوتھائی بال یا اس سے زیادہ کسی طرح دور کرنے سے دَم واجب ہوگا، چوتھائی سے کم ہے تو صدقہ لازم ہے۔

☆ پوری گردن، پوری ایک بغل کے بال یا ناف کے نیچے کے بال دور کرنے میں دَم واجب ہوتا ہے، اس سے کم کیا تو صدقہ واجب ہے۔ دونوں بغل کے بال صاف کیے تب بھی ایک ہی دم واجب ہوگا۔

☆ مونچھ اگرچہ پوری منڈوائے یا کتروائے، صدقہ لازم ہے۔

☆ روٹی پکانے میں کچھ بال جل گئے یا وضو کرنے، کھجانے یا کنگھا

کرنے میں کچھ بال گر گئے تو صدقہ واجب ہے۔

☆ دو تین بال تک ہر بال کے بدلے ایک مٹھی اناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا صدقہ کرے۔

☆ اپنے آپ یا بے ہاتھ لگائے بال گر جائیں یا بیماری کی وجہ سے سارے بال جھڑ جائیں تو کچھ نہیں۔

ناخن تراشنا

☆ ایک ہاتھ یا ایک پیر کے پانچوں ناخن کاٹے یا ایک ساتھ دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کے بیسوں ناخن کاٹے تو دَم واجب ہے۔

☆ اگر کسی ہاتھ یا پیر کے پورے پانچ ناخن نہ تراشے تو جتنے ناخن تراشے سب کے بدلے ایک ایک صدقہ واجب ہے۔ مثلاً اگر چاروں ہاتھ پیر کے چار چار ناخن کاٹے تو سولہ صدقہ لازم ہے۔ لیکن اگر سولہ صدقے کی رقم ایک دَم کی رقم سے زیادہ ہو جائے تو صدقہ نہ کرتے ہوئے ایک دَم دے۔

☆ اگر ایک ہاتھ اور ایک پیر کے پانچوں ناخن ایک بیٹھک میں اور دوسرے کے پانچوں ناخن دوسری بیٹھک میں کترے تو دو دَم واجب ہیں۔

☆ چاروں ہاتھ پیر کے بیسوں ناخن چار بیٹھک میں کاٹے تو چار دم واجب ہے۔

☆ کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ بڑھنے کے قابل نہ رہا، اس کا بقیہ حصہ کاٹ لیا تو کوئی حرج نہیں۔

بوسہ لینا، چھونا یا جماع کرنا

☆ احرام کی حالت میں شہوت کے ساتھ عورت کو بوسہ لینے، گلے لگانے اور بدن چھونے میں دَم واجب ہے، اگرچہ انزال نہ ہو۔

☆ مرد اور عورت دونوں احرام کی حالت میں تھے، مرد نے عورت کو شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا چھوا، یا گلے لگایا، لیکن عورت کو اس سے لذت محسوس نہ ہوئی تو مرد پر دم واجب ہے، عورت پر کچھ بھی لازم نہیں۔

☆ احتلام کی وجہ سے یا جماع کے خیال سے انزال ہو گیا تو کوئی حرج نہیں، لیکن حالت احرام میں جماع وغیرہ کے خیال سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

☆ کل طواف یا طواف کے چار چکروں سے پہلے ہمبستری کی تو عمرہ فاسد ہو گیا، دَم دے اور عمرہ کی قضا کرے۔

☆ اگر کل طواف یا طواف کے چار چکروں کے بعد سعی اور حجامت سے پہلے جماع کیا تو دَم دے، عمرہ کی قضا نہیں۔

احرام میں جوں مارنا

☆ احرام کی حالت میں اپنی جوں اپنے بدن یا کپڑے میں ماری یا پھینک دی تو ایک جوں کے بدلے روٹی کا ایک ٹکڑا کفارہ دے اور دو یا تین جوں ہوں تو ایک مٹھی اناج دے اور اس سے زیادہ میں صدقہ دے۔

☆ جوں مارنے کے لیے سر یا کپڑا دھویا، یا دھوپ میں ڈالا جب بھی

یہی کفارے ہیں۔

☆ کپڑا بھیگ گیا تھا، سکھانے کے لیے دھوپ میں رکھا، اس سے جوئیں مرگئیں، مگر یہ جوئیں مارنے کے لیے نہیں رکھا تھا تو کچھ حرج نہیں۔

طواف میں غلطیاں

☆ کسی نے طواف کے چار پھیرے یا اس سے زیادہ جنابت کی حالت میں لگایا تو دَم دے اور بے وضو کیا تو صدقہ دے۔

☆ اگر تین پھیرے یا اس سے کم جنابت کی حالت میں کیے تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہوگا۔ مذکورہ دونوں صورتوں میں اگر دوبارہ صحیح طور پر طواف کرلیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

☆ کسی نے عمرہ کے طواف کا ایک پھیرا بھی چھوڑ دیا، تو دَم لازم آئے گا اور بالکل نہ کیا یا اکثر حصہ چھوڑ دیا تو کفارہ نہیں، اس کا ادا کرنا لازم ہے۔

☆ نجس کپڑوں میں طواف مکروہ ہے، مگر اس پر کفارہ نہیں۔

سعی میں غلطیاں

☆ کسی نے بلا عذر سعی کے چار پھیرے کرسی، گاڑی، ڈولی یا کسی چیز پر بیٹھ کر کیے یا چھوڑ دیے تو دَم دے، عمرہ ہو گیا۔ اگر دوبارہ سعی کر لیا تو دَم بھی ساقط ہو جائے گا۔

☆ چار سے کم پھیرے بیٹھ کر یا سوار ہو کر لگائے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک ایک صدقہ دے، اس صورت میں بھی اگر سعی دوبارہ کر لیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

☆ طواف سے پہلے سعی کیا، پھر اگر دوبارہ سعی نہ کیا تو دَم دے۔

حَلْق کی غلطیاں

☆ عمرہ کا حَلْق بھی حدودِ حرم کے اندر ہی ہونا چاہیے، اگر کسی نے حدود حرم سے باہر کیا تو اس میں بھی دَم واجب ہے۔

ضروری تنبیہ

☆ بدنگاہی ہمیشہ ہی حرام ہے اور حرم شریف میں تو آپ کا امتحان ہو رہا ہے، اس لیے کہ عورتوں کو حکم دیا گیا کہ یہاں منہ نہ چھپاؤ اور مردوں کو حکم دیا گیا کہ ان کی طرف نگاہ نہ کرو۔ یقین جانو کہ یہ بڑے غیرت والے بادشاہ کی بندیاں ہیں اور اس وقت آپ اور وہ خاص دربار میں حاضر ہو۔ بلاشبہہ جب شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو، اس وقت اس پر کون نگاہ اٹھا سکتا ہے، اسی طرح یہ اللہ عزوجل کی بندیاں اس کے خاص دربار میں حاضر ہیں، ان پر بدنگاہی کس قدر سخت گناہ کا باعث ہوگی۔ لہٰذا اپنے دل اور اپنی نگاہوں کو سنبھالے رکھیں۔ حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے ارادے پر بھی پکڑا جاتا ہے اور ایک گناہ ایک لاکھ گناہ کے برابر ہوتا ہے۔

لمحۂ فکریہ

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی عمرہ کے ارادے سے نکلے تو اس کے گھر تک لوٹنے تک اس کے ہر قدم کے بدلے اس کے نامۂ اعمال میں ایک ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے ایک ایک ہزار گناہ مٹائے جائیں گے اور اس کے ایک ایک ہزار درجے بلند کیے جائیں گے۔ (جامع کبیر للسیوطی: ۴۸۵۴)

☆ اب آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ عمرہ کرنے کے بعد اللہ عزوجل نے آپ کو گناہوں سے بالکل پاک فرما دیا ہے۔

☆ یاد رکھیں! عمرہ سے واپسی کے بعد آپ کی زندگی میں مکمل تبدیلی آنی چاہیے۔ اگر خدانخواستہ عمرہ کے بعد بھی زندگی میں تبدیلی نہ آئی تو بتائیں ان مقامات مقدسہ سے بڑھ کر اور کون سی جگہ ہوگی جہاں جانے کے بعد آپ اپنے اندر تبدیلی لائیں گے۔

☆ عمرہ سے لوٹنے کے بعد نمازوں کی مکمل پابندی کریں، پیارے آقا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری سُنّتوں پر عمل کریں، گناہوں سے ہمیشہ بچیں، قرآن مقدس کی تلاوت کی عادت بنالیں اور دعوت و ارشاد اور اصلاح معاشرہ کے کاموں میں دلچسپی لیں۔

☆ دعا ہے کہ اللہ عزوجل اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل سب کے عمروں کو قبول فرمائے اور ادب کے ساتھ بار بار مکۂ معظّمہ اور مدینۂ منورہ کی حاضری نصیب فرمائے۔

☆ امید ہے کہ ان مقدس مقامات پر آپ اس فقیر (محمد شاکر علی نوری) اور اس کے رفقائے کار کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔



حاضریِ مدینہ منورہ

عمرہ سے پہلے یا عمرہ مکمل کرنے کے بعد بارگاہ نبوی میں بھی ضرور حاضری دیں۔ حاضری کے آداب بیان کرنے سے پہلے مختصراً مدینۂ منورہ اور مسجد نبوی کے فضائل تحریر کیے جا رہے ہیں، تا کہ انہیں پڑھ کر شہر مدینہ کی عظمت مزید دل میں جاگزیں ہو جائے۔

مسجد نبوی کے فضائل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَلٰوۃٌ فِیُ مَسُجِدِیُ هٰذَا خَیُرٌ مِّنُ اَلُفِ صَلٰوۃٍ فِیُمَا سِوَاہُ اِلَّا الُمَسُجِدَ الُحَرَامَ. (بخاری شریف، حدیث: ۱۱۹۰)

(ترجمہ) میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ

کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مسجدوں کا سفر کرو، مسجد حرام کا، میری مسجد کا اور مسجد اقصیٰ کا۔ (بخاری شریف، حدیث:۱۱۸۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور اس کی کوئی نماز فوت نہ ہو تو اس کے لیے دوزخ سے نجات، عذاب سے چھٹکارا اور نفاق سے دوری لکھ دی جاتی ہے۔ (مسند امام احمد، حدیث:۱۲۹۱۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ جَآءَ مَسْجِدِیْ هٰذَا لَمْ یَاْتِهِ اِلَّا لِخَیْرٍ یَّتَعَلَّمُهٗ اَوْ یُعَلِّمُهٗ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ مَنْ جَآءَ لِغَیْرِ ذٰلِکَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ غَیْرِهٖ.

(سنن ابن ماجہ، حدیث:۲۳۲)

(ترجمہ) جو شخص میری اس مسجد میں بھلی بات سیکھنے یا سکھانے کی نیت سے آئے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور جو کسی اور مقصد کے لیے آئے وہ اس شخص کی طرح ہے جو دوسروں کے سازوسامان پر نظر رکھتا ہے۔

ان حدیثوں سے مسجد نبوی شریف کے مختلف فضائل عیاں ہوتے ہیں، ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:

☆ مسجد نبوی میں نماز پڑھنا عام مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

☆ بہ قصد زیارت مدینۂ منورہ کی طرف سفر کرنے کی صراحت خود حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائی۔

☆ مسجد نبوی شریف میں مسلسل چالیس نمازیں ادا کرنا دوزخ، عذاب اور نفاق سے نجات کا باعث ہے۔

☆ اچھی نیت سے مسجد نبوی شریف کی حاضری اللہ کی راہ میں جہاد کے

برابر ثواب رکھتی ہے۔

روضۂ انور کی زیارت کا حکم

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت یقیناً عاشقوں کے دل کے لیے سرور اور مغموم دلوں کے رنج وغم کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر آپ کے توسل سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں استغفار کرنا گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔ خود خلاقِ کائنات جل جلالہ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا○

(سورۂ نسا، آیت: ۶۴)

(ترجمہ) اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں، تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے، تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان

پائیں۔ (کنزالایمان)

اس آیت میں گنہگاروں کے گناہوں کی بخشش کے لیے ارحم الراحمین نے تین شرطیں لگائی ہیں۔اول دربارِرسول میں حاضری، دوم استغفاراورسوم رسول کی دعائے مغفرت۔ یہ حکم صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری و دنیوی حیات ہی تک محدود نہیں، بلکہ روضۂ اقدس میں حاضری بھی یقیناً دربارِرسول ہی میں حاضری ہے۔اسی لیے علمائے کرام نے تصریح فرمادی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار کا یہ فیض آپ کی وفات اقدس سے منقطع نہیں ہوا ہے،اس لیے جو گنہگار قبرِ انور کے پاس حاضر ہو جائے اور وہاں خدا سے استغفار کرے اور چوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو اپنی قبر انور میں اپنی امت کے لیے استغفار فرماتے ہی رہتے ہیں، لہٰذا اس گنہگار کے لیے مغفرت کی تینوں شرطیں پا لی گئیں، اس لیے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت ہو جائے گی۔ (سیرۃ المصطفیٰ،ص:۶۳۶)

زیارت روضۂ رسول ﷺ کے فضائل

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ. (دارقطنی، حدیث:۱۹۴)

(ترجمہ) جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

(شعب الایمان للبیہقی، حدیث:۴۱۵۳)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں

میری زیارت کی۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث: ۴۱۱)

آل خطاب میں سے ایک شخص سے مروی ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ مَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَةَ وَ صَبَرَ عَلٰی بَلَآئِهَا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَّ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ. (شعب الایمان للبیہقی، حدیث: ۴۱۵۲)

(ترجمہ) جس نے بالقصد میری قبر کی زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور جس نے مدینۂ منورہ میں سکونت اختیار کی اور اس کی بلاؤں پر صبر کیا، قیامت کے دن میں اس کے لیے گواہ اور سفارشی رہوں گا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ جَآءَنِیْ زَآئِرًا لَّا یَعْلَمُ لَهٗ حَاجَةً اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ. (مجمع الزوائد، حدیث: ۵۸۴۲)

(ترجمہ) جو شخص میرے روضہ کی زیارت کے لیے آیا کہ میرے روضے کی زیارت کے علاوہ کسی اور مقصد کے تحت نہ آیا ہو، مجھ پر اس کا یہ حق ہے کہ قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَ لَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ. (جامع الاحادیث للسیوطی، حدیث: ۲۱۹۹۷)

(ترجمہ) جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

حدیث قدسی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: جو شخص میرے گھر یا میرے رسول کے گھر یا بیت المقدس کی زیارت کے لیے گیا اور اس کا انتقال ہو گیا تو اس نے شہادت کی موت پایا۔ (مسند الفردوس، حدیث: ۴۴۴۷)

ان حدیثوں میں روضۂ انور پر حاضری کے درج ذیل فضائل

بیان کیے گئے ہیں:

☆ جو شخص روضۂ انور پر حاضر ہو، اس کی شفاعت کی گیارنٹی خود حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لی ہے۔

☆ قبر انور کی زیارت کرنا خود حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کے برابر برکات وحسنات کا باعث ہے۔

☆ جو شخص خصوصاً روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی غرض سے مدینۂ منورہ حاضر ہو، اس کو قیامت کے دن حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائیں گے۔

☆ مدینۂ منورہ میں قیام پذیر ہونے والے کے لیے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہادت اور شفاعت کا وعدہ فرمایا ہے۔

☆ عمرہ کر کے روضۂ انور کی زیارت کیے بغیر واپس آ جانا انتہائی محرومی کا کام ہے۔

☆ روضۂ رسول کی زیارت کے لیے جانے والا اگر وفات پا جائے تو اسے شہادت کا درجہ عطا ہوتا ہے۔

مدینہ منوّرہ میں قیام
اور حاضری کے آداب

وہ بارگاہ نہایت ہی عظیم ہے، جب کوئی شخص حاضر بارگاہ ہونے کا ارادہ کرے تو اس دربار کا ادب اور حاضری کے آداب ملحوظ رکھنا ضروری ہے، ورنہ ادنیٰ سی گستاخی تمام اعمال کو اکارت کرسکتی ہے۔

ہم یہاں پر مدینۂ منورہ میں حاضری کے آداب بیان کررہے ہیں تاکہ زائرین مدینہ ان پر عمل کر کے حاضری کی برکتوں سے مالا مال ہوں اور خوب فیوض وبرکات لوٹ کرلائیں۔

اخلاص نیت

اس عظیم بارگاہ میں حاضری کے وقت نیت خالص زیارت اقدس کی کرنی چاہیے۔ کیوں کہ اس نیت پر ہی سارے افعال کا دارو مدار ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہادی اعظم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ زَارَنِی فِی الْمَدِیْنَةِ مُحْتَسِبًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ وَکُنْتَ لَهُ شَفِیْعاً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.

(ترجمہ) جس نے مدینہ میں آکر میری زیارت کی، بُرائی سے باز رہتے ہوئے یا بہ نیت ثواب، وہ میرے پڑوس میں ہوگا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (شفاء السقام، ص:۳۶)

ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ. (ترجمہ) جو قصداً و عمداً میری زیارت کرے وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔ (مشکوۃ، حدیث:۲۷۵۵)

عاشقان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ رہا کہ وہ جب بھی مدینہ منّورہ جاتے تو ان کا اصل مقصد صرف زیارت روضۂ انور ہوتا۔ جیسا کہ عاشق صادق اعلیٰ حضرت امام اہل سُنَّت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

اُس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیے

اصلِ مُراد حاضری اس پاک در کی ہے
کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلّی کا ایک ظِلّ
روشن انہیں کے عکس سے پُتلی حجر کی ہے
ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کرم فرمادیں کیوں کہ ؎

کہاں کا منصب کہاں کی دولت قسم خدا کی ہے یہ حقیقت
جنہیں بلایا ہے مصطفیٰ نے وہی مدینے کو جا رہے ہیں

اور اگر حاضری نصیب ہو جائے تو صرف اور صرف اپنے آقا صاحب لولاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت کی نیت کریں۔ یاد رکھیں! اس راہ میں بہت سے بہکانے والے ملیں گے، ان کے بہکانے میں نہ آئیں اور طریق اہل محبت پر ثابت قدم رہتے ہوئے

اسی مقصد کے پیشِ نظر چلیں کہ ہم گنہ گار، سیاہ کار، سلطان زمین وزماں، سرورکون ومکاں، شفیع عاصیاں، رحمت عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہورہے ہیں، تاکہ ان کی شفاعت خاص کے حقدار ہو جائیں۔

اللہ عزوجل قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے: وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ. (ترجمہ) اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ ورسول کی طرف ہجرت کرتا، پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا۔ (سورۂ نسا، آیت: ۱۰۰)

مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی فرمان عالیشان ہے: فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلیٰ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلیٰ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ. (ترجمہ) تو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ، وصلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف ہی ہے۔ (بخاری شریف، حدیث: ۵۴)

دوران سفر

راستے بھر عبادت واطاعت میں مشغول رہیں۔ خصوصاً فرائض، واجبات اور سُنّتوں کا بہت خیال رکھیں اور ان کو ہرگز ترک نہ ہونے دیں۔

معمولات سفر

زائر مدینہ کو چاہیے کہ ذکر الٰہی، تلاوت کلام پاک اور خصوصاً درود مبارکہ کی کثرت کرے کیوں کہ زائر جب مدینہ طیبہ کے راستے میں درود وسلام پڑھتا ہوا آتا ہے تو فرشتوں کا ایک گروہ جو صرف اسی کام پر مقرر ہے، بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کرتا ہے کہ فلاں بن فلاں زیارت کے لیے آرہا ہے، بلکہ زائر مدینہ درود شریف کے جو الفاظ اپنی زبان سے دہراتا ہے، فرشتے انہیں الفاظ کے ساتھ درود مبارکہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ پھر یہ بھی کیا کم ہے کہ ہمارا نام ہمارے والد کے نام کے

ساتھ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ذکر کیا جائے۔

خوش اخلاقی

ہر کسی کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا بھی مدینہ منورہ کے آداب میں شامل ہے۔لہٰذا کوشش کریں کہ راستے میں یا شہر مدینہ میں آپ کی ذات سے کسی کو بھی کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔

اظہار مسرت

حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اپنے دل میں بسائے ہوئے، خوشی کا اظہار کرتے ہوئے، مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوں۔جیسے جیسے شہرِ مدینہ قریب آئے، عشق ومحبت کی آگ آپ کے سینے میں بڑھتی رہے۔

کثرت درود

جب مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مینار، گنبدِ خضریٰ اور مدینہ منورہ کے درودیوار نظر آجائیں تو نہایت ذوق وشوق سے اَلصَّلوٰۃُ

وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (صلی اللہ علیک وسلم) کی کثرت کریں اور سواری سے اتر جائیں، کیوں کہ اس وقت رحمت کے فرشتے استقبال کو آتے ہیں اور زائرینِ مدینہ پر رحمت وانوار کے تحفے نچھاور کرتے ہیں۔ ہو سکے تو دو رکعت نفل بطورِ شکرانہ ادا کریں، پھر نہایت عقیدت ومحبت سے روتے ہوئے آگے بڑھیں۔

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے! یہ جا چشم وسر کی ہے

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان)

علامہ جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

یا رسول اللہ بہ سوئے خود مرا تو رہ نما
تا ز فرق سر قدم سازم ز دیدہ پا کنم

(ترجمہ) اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ مجھے آپ اپنے دیار پاک میں بلا لیجیے تا کہ میں اپنے پیروں اور آنکھوں سے چل کر

آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔

مدینۂ منورہ میں داخلہ

شہرِ مدینہ میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ. رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ. اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَۃِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَارَزَقْتَ اَوْلِیَائَکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَاَنْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَاخَیْرَ مَسْئُوْلٍ.

تعظیم مدینہ

یہ بات ہمیشہ ذہن میں رہے کہ یہ شہر محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شہر ہے۔ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اس شہر کے گلی کوچوں اور مکانوں میں چلتے پھرتے، بیٹھتے اور آرام فرمایا کرتے تھے۔ نہ معلوم کس جگہ، کس مقام پر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدمِ ناز

پڑے ہوں گے۔لہٰذا یہاں کی ساری زمین بلکہ اس مقدس سرزمین کی ہر چیز کی تعظیم کریں۔اہلِ محبت کے طریقے کے مطابق وہاں کی ہر چیز کو عقیدت ومحبت کی نظر سے دیکھیں۔

امام الائمۃ حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَ اَوَّلُ اَرْضٍ مَسَّ جِلْدَ الْمُصْطَفٰی تُرَابُهَا اَنْ تَعَظَّمَ عَرَصَاتُهَا وَتُنَمَّ نَفَحَاتُهَا وَتُقَبَّلَ رُبُوْعُهَا وَ جُدْرَانُهَا.

(ترجمہ) جس سرزمین کی مٹی کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کے ساتھ لگنے کا شرف حاصل ہوا ہے لازم ہے کہ ان میدانوں کی بھی تعظیم کی جائے اوراس کی ہواؤں کو سونگھا جائے اوراس کے درودیوار کو بوسہ دیا جائے۔ (شفا شریف:۲/۴۶)

امام الائمہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو تیس درے مارنے کا حکم دیا تھا جس نے کہا تھا کہ مدینہ منورہ کی مٹی خراب ہے۔آپ نے فرمایا کہ جس سرزمین میں افضل الخلائق صلی اللہ

علیہ وسلم آرام فرما ہیں، تو کہتا ہے کہ اس سرزمین کی مٹی خراب ہے، تو اس لائق تھا کہ تیری گردن ماردی جائے۔ (شفا شریف: ۲/۴۷)

اعلیٰ حضرت امام اہل سُنَّت مجد دِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان مدینہ منورہ کی مقدس مٹی کے تعلق سے ارشاد فرماتے ہیں ۔

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم
اس خاک پہ قرباں دل شیدا ہے ہمارا

غسل و طھارت

بہتر ہے کہ مدینہ منور جیسے مقدس شہر میں داخل ہونے سے پہلے "بِئرِ علی" یا کسی اور مقام پر غسل کرلیں۔ اگر داخل ہونے سے پہلے نہ کرسکیں تو شہر میں داخل ہونے کے بعد روضۂ منورہ پر حاضری سے پہلے غسل کرلیں، پاک وصاف لباس پہن لیں، خوشبو لگا لیں، داڑھی

اور سر میں کنگھی کرلیں۔ الغرض جس قدر ممکن ہو نظافت اور طہارت کے ساتھ اس دربار میں حاضر ہوں۔

یاد رکھیں! ہر کام کرتے وقت سُنَّت کا خیال رہے، کوئی بھی کام خلافِ سُنَّت نہ ہونے پائے۔ پھر عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ سرورِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نگاہیں نیچی کیئے ہوئے بڑھتے چلے جائیں۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان)

صدقہ وخیرات

دربارِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضری سے پہلے کچھ صدقہ وخیرات کرنا مستحب ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰیکُمْ صَدَقَۃً ؕ ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ اَطْھَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌO

(ترجمہ) اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہوتو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو، یہ تمہارے لیے بہتر اور بہت ستھرا ہے۔ پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہوتو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۂ مجادلہ، آیت:۱۲)

تحصیل اذن

بہتر ہے کہ باب جبرئیل سے داخل ہوں اور داخل ہونے سے پہلے کچھ دیر اس طرح ٹھہرے رہیں گویا حاضری کی اجازت مانگ رہے ہیں، پھر اعتکاف کی نیت (نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ) کر کے دایاں پیر مسجد کے اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوُجْھِہِ الْکَرِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ

الـرَّجِيُـمِ. بِسُـمِ الـلّٰـهُ وَلَاحَوُلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. اَلُحَمُدُ لِلّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوُلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصُحَابِهٖ وَبَارِکُ وَسَلِّمُ. اَللّٰهُمَّ اغُفِرُلِیُ ذُنُوُبِیُ وَافُتَحُ لِیُ اَبُوَابَ رَحُمَتِکَ. اَلسَّلَامُ عَلَيُکَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحُمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيُنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُنَ.

تحية المسجد

مسجد شریف میں داخل ہوکر مسجد کی زیب وزینت، نقش ونگار، فرش اور قمقموں کی طرف متوجہ نہ ہوں، بلکہ نہایت ہی عاجزی وانکساری اورادب واحترام کے ساتھ چلیں۔ حجرہ شریف کے پیچھے سیدھا سرانور کی طرف ریاض الجنۃ میں آئیں اور محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھیں۔ قرأت طویل نہ کرتے ہوئے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پر اکتفا کریں۔ اگر ایسے وقت میں جائیں جب کہ نوافل

پڑھنا مکروہ ہو جیسے کہ نماز عصر کے بعد تو اس وقت تحیۃ المسجد نہ پڑھیں۔ اگر محراب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں زیادہ بھیڑ بھاڑ ہونے کی وجہ سے نفل پڑھنے کا موقع نہ ملے تو اس کے قریب یا ریاض الجنۃ میں جہاں بھی جگہ ہو پڑھ لیں۔ مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (بخاری شریف، حدیث:۱۱۹۵)

نماز سے فارغ ہو کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھوں لاکھ شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو یہ عظیم نعمت عطا فرمائی۔ یہاں سے کبھی بھی کوئی نامراد نہیں لوٹتا ہے، اس لیے یہاں اپنے رب کی بارگاہ میں بار بار حج و عمرہ اور زیارت مدینہ کی سعادت کی دعا مانگیں اور اپنے عمرہ و زیارت کے قبول ہونے کی التجا کریں۔

منگتے کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی

دوری قبول وعرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے (اعلیٰ حضرت)

مواجہِ اقدس

تحیۃ المسجد پڑھنے کے بعد مواجہۂ اقدس کی طرف چلیں۔
مواجہ شریف حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کے سامنے ہے، اس جانب ستونوں کے درمیان تین سنہری مقدس جالیاں ہیں، درمیان کی جالی مبارک میں تین سوراخ ہیں، دو دائیں جانب اور ایک بائیں جانب، بائیں جانب والا سوراخ حضور رحمت عالم ارواحنا فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کے سامنے ہے، دائیں جانب والا پہلا سوراخ خلیفۃ المسلمین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرا خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ مبارک کے سامنے ہے۔

خبردار! خبردار! وہ مقام نہایت ہی ادب کا مقام ہے، وہ سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرامگاہ ہے، ان کی عظمت اور اس مقام

کی حرمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے انتہائی عاجزی وانکساری، خشوع وخضوع اورادب واحترام کے ساتھ، اپنے گناہوں پر نادم ہوتے ہوئے لرزتے، کانپتے، گردن جھکائے ہوئے، آنکھیں نیچی کیے، معافی اور کرم کی امید رکھتے ہوئے، دست بستہ چلیں، اس لیے کہ آپ بہت بڑے دربار میں حاضر ہونے والے ہیں۔

اُف بے حیائیاں کہ یہ منہ اور تیرے حضور
ہاں تو کریم ہے تیری خُو دَرگزر کی ہے
تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان)

دل میں یہ یقین رکھیں کہ حضور سید المرسلین، رحمۃٌ للعالمین، شفیع المُذ ِنبین، حبیب رب العالمین، سلطان دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچی، حقیقی، جسمانی، دنیوی حیات کے ساتھ اسی طرح زندہ موجود

ہیں، جیسے وفات شریف سے پہلے تھے اور ہمارے سارے احوال کو ملاحظہ فرمارہے ہیں اور ہماری آوازوں کو سن رہے ہیں۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان)

امام محمد ابن حاج مکی اور امام احمد قسطلانی اور ائمۂ دین رحم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں: لَافَرَقَ بَیْنَ مَوْتِهٖ وَحَیَاتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مُشَاهَدَتِهٖ لِاُمَّتِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ بِاَحْوَالِهِمْ وَنِیَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذٰلِکَ عِنْدَهٗ جَلِیٌّ لَاخِفَاءَ بِهٖ.

(ترجمہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ووفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ آپ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی

حالتوں، ان کی نیتوں، ان کے ارادوں اور ان کے دلوں کے خیالوں کو جانتے، پہچانتے ہیں اور یہ سب ان پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً کوئی پوشیدگی نہیں۔ (مدخل:۱/۲۱۵، زرقانی علی المواہب:۸/۳۰۵)

اب اس سوراخ مبارک کے سامنے آئیں جو سرکار ابد قرار، شافع روز شمار، غریبوں کے غم گسار، بے کسوں کے مددگار روحنا فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کے سامنے ہے۔

نہایت ہی ادب واحترام کے ساتھ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر آپ کی طرف منہ اور قبلہ کی جانب بیٹھ کر کے اس طرح ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جائیں، جیسا کہ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں۔

لباب وشرح لباب، اختیار شرح مختار اور عالمگیری وغیرہ مستند ومعتمد کتابوں میں اس ادب کی تصریح ان الفاظ میں موجود ہے: یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃِ۔ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اس طرح کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔

جالی شریف کو بوسہ دینے اور ہاتھ لگانے سے بچیں کہ ادب کے خلاف ہے، یہ کیا کم ہے کہ مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بارگاہ میں بلایا اور اپنی نگاہ کرم کے سامنے خصوصی قرب بخشا۔

نہ کوئی عمل ہے سنانے کے قابل
نہ منہ ہے تمہارے دکھانے کے قابل
شفاعت کے صدقے میں جنت ملے گی
عمل ہیں جہنم میں جانے کے قابل
لگاتے ہیں اس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل
کرم نے رکھی لاج سجدوں کی مرزاؔ
یہ سر تھا کہاں آستانے کے قابل

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کچھ اس طرح مدنی آقا صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں عرض کرتے ہیں:

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو!
کرسی سے اونچی کرسی اِسی پاک گھر کی ہے
مجرم بلائے آئے ہیں جاءوک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

اب نہایت ادب واحترام کے ساتھ بارگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم بجالائیں۔ خیال رہے کہ آواز درمیانی ہو، بلند نہ ہو، نہ ہی سخت ہو کہ عمل برباد ہو جائیں اور نہ نہایت نرم جو کہ خلاف سُنَّت ہے، معتدل آواز میں حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان الفاظ میں سلام عرض کریں:

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ.

خاص عمل

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہوکر پہلے قرآن پاک کی وہ مشہور آیت ”اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا“ پڑھے اور اس کے بعد ستر مرتبہ ”صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ“ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ سَلَّمَ) پڑھے، فرشتہ کہتا ہے ”اے شخص! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل کرتا ہے“ اور اس کی ہر حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔

(شرح شفا، ص:۱۵۱، زرقانی علی المواہب، ص:۳۰۷)

التجائے شفاعت

سلام کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شفاعت کی درخواست کریں، دعا کے وقت منہ روضۂ انور ہی کی طرف رکھیں، بلاشبہ سرکار ابدقرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضۂ منورہ کعبہ

کا بھی کعبہ ہے۔ بعض لوگ مواجہ اقدس کی طرف پیٹھ اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگنا شروع کر دیتے ہیں، یہ بالکل ادب کے خلاف ہے۔

خلیفہ منصور عباسی نے حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ دعا کے وقت چہرہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب کروں یا قبلہ کی جانب؟ فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کیوں منہ پھیرتا ہے، جب کہ وہ تیرے اور تیرے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے بھی اللہ کی بارگاہ میں قیامت کے دن وسیلہ ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منہ کر اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے شفاعت طلب کر، اللہ تعالیٰ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے ہے: **وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ۔** الآیۃ۔

(شفا شریف: ۳۵/۲، زرقانی علی المواہب: ۳۱۳/۸)

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن وہب کی

روایت میں ہے:اِذَا سَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَ دَعَا یَقِفُ وَ وَجْھُہٗ اِلَی الْقَبْرِ لَا اِلَی الْقِبْلَۃِ ۔جب کوئی زائر،نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور دعا کرے تو دعا کے وقت بھی اس کا منہ قبرِ انور کی جانب ہو قبلہ کی جانب نہ ہو۔

(شفا شریف:۲/۱۷،زرقانی علی المواہب:۸/۳۱۳)

اگر کسی تنگ نظر کو یہ گوارا نہ ہو کہ وہ روضۂ اقدس کی طرف چہرہ کر کے دعا مانگے تو کم از کم اتنا ضرور کرے کہ روضۂ انور کی طرف اپنی پیٹھ کر کے بے ادبی کا مرتکب نہ ہو، بلکہ قدمین شریفین کی طرف ذرا آگے ہو کر قبلہ رو ہو کر دعا مانگ لے،لیکن اہلِ ایمان ومحبت جانتے ہیں کہ جب روضۂ انور کا اندرونی حصہ بیت اللہ شریف اور عرشِ معلّٰی اور کرسی سے بھی افضل ہے تو آپ کی ذات پاک کا کیا کہنا۔(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بہر صورت زائرِ مدینہ کو چاہیے کہ کثرت سے دعائیں مانگے اور سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وسیلہ لے،آپ سے شفاعت طلب

کرے، بلاشبہ آپ کی ذاتِ مبارکہ ایسی ہے کہ کوئی سچے دل سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں لوٹتا۔

دوسروں کا سلام

اگر کسی عزیز یا دوست نے سلام ودعا کے لیے کہا ہو تو اس کی جانب سے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس طرح عرض کریں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ سَلَّمَ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ یَسْتَشْفِعُ بِکَ اِلیٰ رَبِّکَ.

(فلاں بن فلاں کی جگہ جس نے سلام کے لیے کہا ہے اس کا اور اس کے والد کا نام ذکر کریں)

شیخین کو سلام

تاجدار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کے بعد تھوڑا سا دائیں طرف ہو کر سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

پھر ایک اور قدم دائیں ہٹ کر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اس طرح سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَامُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَاعِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

پھران دونوں بارگاہوں کے درمیان میں کھڑا ہوکراس طرح سلام عرض کریں اوران دونوں حضرات سے بھی عرض کریں کہ آپ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں سفارش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمَا يَا خَلِيْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمَا يَا وَزِيْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمَا يَا ضَجِيْعَیْ

رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ. اَسْئَلُكُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمَا وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

اس کے بعد اللہ عزوجل کے مقرب فرشتوں پر اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا جِبْرَئِيْلُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مِيْكَائِيْلُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِسْرَافِيْلُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عِزْرَائِيْلُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

صلاۃ و سلام

اب پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مواجہِ اقدس کے سامنے دوبارہ حاضر ہو جائیں۔ اپنی آنکھوں کو بند کرلیں، تصورات وتخیلات میں جو بھی باتیں آتی ہوں انہیں نکالنے کی کوشش کریں، حضور

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب بجالاتے ہوئے اس طرح صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کریں:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَ سَلَّمَ

اب اپنے ہاتھوں کو اٹھائیں اور اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آج تک کے سارے گناہوں سے استغفار کریں، سچے دل سے توبہ کریں، ایسی توبہ جس توبہ پر قائم رہنے کا پکا ارادہ ہو اور پھر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا بھی کریں کہ اللہ رب العزت آئندہ ہم سب کو اپنے دامن کو گناہوں سے

بچانے کی توفیق بھی نصیب فرمائے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

پروردگار جل جلالہ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرنے کے بعد اب اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی بھیک مانگیں:

نَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، نَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ، نَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا سَیِّدَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ، نَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ، نَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ، نَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ. یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا، یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا، اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ

مُّغُرَقٌ، خُذْ یَدِیْ، خُذْ یَدِیْ، خُذْ یَدِیْ سَہِّلْ لَّنَا اَشْکَالَنَا۔

میرے سرکار!

مجرم بلائے آئے ہیں جَــآءُوْکَ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

میرے سرکار! میرے آقا! یہ آپ کے غلام، یہ آپ کے نام لیوا، بڑی امیدوں اور بڑی تمناؤں کے ساتھ، بڑے یقین کے ساتھ آج آپ کے دربارِ گُہر بار میں حاضر ہیں، آج تک آپ کے در سے کوئی مایوس نہیں لوٹا، ہمیں بھی یقین ہے کہ آج آپ ہم پر ضرور کرم کی نظر فرمادیں گے۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

میرے سرکار! میرے آقا! ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہم نے آپ کی نافرمانیوں میں زندگی گزاری، لیکن آپ کے در پہ کھوٹے سکے بھی

چل جاتے ہیں۔

میرے سرکار! میرے آقا!

گندے نکمے کمین مہنگے ہیں کوڑی کے تین
کون ہمیں پالتا، تم پہ کروڑوں درود
کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ، تم پہ کروڑوں درود

میرے سرکار! آج زمانہ چاہتا ہے کہ ہم اس کی ٹھوکروں میں آ جائیں، آج زمانہ ہمیں رسوا کرنا چاہتا ہے، ہمیں ذلیل کرنا چاہتا ہے، ہمیں بھکاری بنانا چاہتا ہے لیکن ہم تو یہی عرض کرتے ہیں ؎

تیرے در کے ہوتے کہاں جاؤں پیارے
کہاں اپنا دامن پسارا کروں میں
تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

میرے سرکار! میرے آقا! نہ ہمارے دامن میں کوئی نیکی ہے، نہ ہماری زندگی نیکیوں میں گزری ہے، ہم آپ کو کیا منہ دکھائیں، آپ کی بارگاہ میں کس کا وسیلہ پیش کریں، کس کے توسل سے آپ کی بارگاہ میں بھیک مانگیں۔

میرے سرکار! ہم آپ سے پیرِ پیراں میرِ میراں شاہِ جیلاں غوثُ الثقلین نجیب الطَّرفَین غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے توسل سے شفاعت کی بھیک مانگتے ہیں ؎

تیری سرکار میں لاتا ہے رضؔا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

میرے سرکار! سیدنا غوثِ پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صدقے میں ہم پر کرم فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہم پر رحمت بھری نظر فرما دیجیے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہماری آرزوئیں پوری فرما دیجیے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہماری حاضری قبول فرمالیجیے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہماری جائز تمنائیں پوری فرمادیجیے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہم میں جو مریض ہیں، ان کے لیے شفا کی دعا فرمادیجیے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہم میں جو پریشان حال ہیں، ان کی پریشانیاں دور فرمادیجیے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہم میں جو لوگ غموں میں گرفتار ہیں، ان کے غموں کو دور فرمادیجیے۔

میرے سرکار! میرے آقا! ہمیں کئی محبتیں دعوت دیتی ہیں کہ ہماری محبت میں گرفتار ہوجا، لیکن آپ کی بارگاہ میں یہی التجا ہے ؎

مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کرلے
سوا تیرے سب سے کنارہ کروں میں

میرے سرکار! میرے آقا! ہم کتنے بھی گنہ گار ہیں، مگر آپ

سے کرم کی امید رکھتے ہیں، آپ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہمارے گناہوں کی معافی کی دعا فرما دیں گے، اللہ عزوجل ضرور ہمیں معاف فرما دے گا۔ آپ اپنے لبہائے مبارک کو ایک بار جنبش دیں گے تو ہماری بگڑی ہوئی بات بن جائے گی، آپ ایک مرتبہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہماری سفارش کر دیں گے تو یقیناً اللہ عزوجل ہمیں معاف فرما دے گا ؎

تو جو چاہے تو ابھی میل مِرے دل کے دُھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا
ایک میں کیا مِرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارا تیرا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس طرح سلام پیش کریں:

اے شفیعِ اُمم تم پہ بے حد سلام
اے جمیل الشِّیَم تم پہ بے حد سلام
فکرِ اُمت میں لب پر دعائیں رہیں
آنکھ رہتی تھی نَم تم پہ بے حد سلام
لا مَکاں کے مکیں آپ جب ہو گئے
عرش زیرِ قدم تم پہ بے حد سلام
چاہتا ہے رِضا شاکرِ غمزدہ
کہہ دو راضی ہیں ہم تم پہ بے حد سلام

نمناک آنکھوں کے ساتھ دل کو حاضر رکھ کر یہ اشعار بطورِ دعا پڑھیں:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کَرَمْ　　　　یَا حَبِیْبَ اللّٰہ کَرَمْ

عصیاں میں ڈوبا سربسر اعمالِ نیک ہیں صفر
صدقے میں غوثِ پاک کے کر دو کرم کی اک نظر
اللہ کے ہو تم حبیب دونوں جہاں کے ہو طبیب
صدقے میں غوثِ پاک کے ہو روح کو شفا نصیب
تم ہو رسولوں کے رسول ہوں دور سب رنج و ملول
صدقے میں غوثِ پاک کے کر لو غلاموں میں قبول
شاکر کھڑا ہے یہ حضور اس کے مٹا دو سب قصور
صدقے میں غوثِ پاک کے دارین میں ملے سرور

حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توسل سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں یہ دعا کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَ قَوْلُکَ الْحَقُّ:

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْآ اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا o لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌo

وَ قَدْ جِئْنَاکَ سَامِعِیْنَ قَوْلَکَ طَائِعِیْنَ اَمْرَکَ مُسْتَشْفِعِیْنَ نَبِیَّکَ اِلَیْکَ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِحُرۡمَةِ هٰذَا النَّبِیِّ الۡكَرِیۡمِ اَنۡ تَرۡزُقَنِیۡ اِیۡمَانًا كَامِلاً ثَابِتًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلۡبِیۡ. وَ یَقِیۡنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعۡلَمَ اَنَّهٗ لاَ یُصِیۡبُنِیۡ اِلَّا مَا كَتَبۡتَ لِیۡ. وَ عِلۡمًا نَّافِعًا. وَّ قَلۡبًا خَاشِعًا. وَّ لِسَانًا ذَاكِرًا. وَّ وَلَدًا صَالِحًا. وَّ رِزۡقًا وَّاسِعًا وَّ حَلاَلاً طَیِّبًا. وَّ تَوۡبَةً نَّصُوۡحًا. وَّ صَبۡرًا جَمِیۡلاً. وَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا. وَّ عَمَلاً صَالِحًا مَّقۡبُوۡلاً. وَّ تِجَارَةً لَنۡ تَبُوۡرَ. یَا نُوۡرَ النُّوۡرِ. یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوۡرِ اَخۡرِجۡنِیۡ وَ جَمِیۡعَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوۡرِ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَةِ. وَ تَوَفَّنِیۡ مُسۡلِمًا وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ. بِرَحۡمَتِكَ یَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ. یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ. سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ. وَ سَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ. وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. اٰمِیۡن.

ریاض الجنہ

پھر رِیاضُ الجَنَّة میں آکر دو رکعت نماز نفل بطور شکرانہ ادا

کریں اور اللہ تعالیٰ کی خوب حمد وثنا اور شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو اس عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا۔ اگر موقع ملے تو ریاضُ الجنَّة ہی میں گڑگڑا کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ لاَ تَدَعْ لَنَا فِی مَقَامِنَا ھٰذَا بَیْنَ یَدَیْ سَیِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ. وَ لاَ ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ. وَ لاَ عَیْبًا اِلَّا سَتَرْتَہٗ. وَ لاَ مَرِیْضًا اِلَّا شَفَیْتَہٗ وَ عَافَیْتَہٗ. وَ لاَ مُسَافِرًا اِلَّا نَجَیْتَہٗ. وَ لاَ غَآئِبًا اِلَّا رَدَدْتَّہٗ. وَ لاَ عَدُوًّا اِلَّا خَذَلْتَہٗ وَ دَمَّرْتَہٗ. وَ لاَ فَقِیْرًا اِلَّا اَغْنَیْتَہٗ. وَ لاَ حَاجَةً مِّنْ حَوَآئِجِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ لَنَا فِیْھَا صَلاَحٌ اِلَّا قَضَیْتَھَا وَ یَسَّرْتَھَا. اَللّٰھُمَّ اقْضِ حَوَائِجَنَا. وَ یَسِّرْ اُمُوْرَنَا. وَ اشْرَحْ صُدُوْرَنَا. وَ تَقَبَّلْ زِیَارَتَنَا. وَ اٰمِنْ خَوْفَنَا. وَ اسْتُرْ عُیُوْبَنَا. وَ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا. وَ اکْشِفْ کُرُوْبَنَا. وَ اخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا. وَ رُدَّ غُرْبَتَنَا اِلٰی اَھْلِنَا وَ اَوْلاَدِنَا سَالِمِیْنَ غَآنِمِیْنَ

مَسۡتُوۡرِیۡنَ. وَ اجۡعَلۡنَا مِنۡ عِبَادِکَ الصَّالِحِیۡنَ. مِنَ الَّذِیۡنَ لاَ خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَ لاَ هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ. بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ. اٰمِیۡنَ یَا رَبَّ الۡعَالَمِیۡنَ.

منبر اقدس

منبر شریف کے پاس آ کر بھی دعا کریں اور اس پر ہاتھ پھیر کر تبرُّکاً اپنے چہرے پر پھیر لیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما منبر شریف پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹھنے کی جگہ ہاتھ پھیر کر اپنے چہرے پر پھیرتے تھے۔ (شفا شریف:۲/۴۷)

ستون حنانہ

اس کے بعد ستون حنانہ کے پاس آئیں جو محراب نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہی دائیں طرف ہے۔ یہاں کھڑے ہو کر کثرت سے درود شریف پڑھیں اور خوب دعا مانگیں۔

دوسرے مشہور ستونوں کے پاس بھی درود شریف، نوافل اور

دعائیں کریں۔

ادب ملحوظ ہو

نماز اور غیر نماز میں روضۂ انور کی طرف ہرگز پیٹھ نہ کریں۔ خصوصاً مسجد نبوی شریف کے اندر اس کا بہت ہی زیادہ خیال رکھیں۔

دوران قیام

مدینہ منورہ کے قیام میں روضۂ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضری، درود شریف، قرآن کریم کی تلاوت، نوافل اور ذکر و دعا کا اہتمام رکھیں۔ زیادہ سونے، بازاروں میں گھومنے اور دیگر فضول کاموں اور باتوں میں یہ قیمتی اور نہایت اہم وقت ضائع نہ کریں۔ قیام کے دوران کم از کم ایک مرتبہ کلام پاک ضرور ختم کریں۔

خطرۂ عظیمہ

جب تک مدینہ شریف میں رہیں اور خصوصاً مسجد نبوی شریف

میں حاضری کے وقت ہرگز شور وشغب نہ کریں اور نہ ہی بہت زیادہ بلند آواز سے کچھ کہیں یا پڑھیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ٥ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ٥

(ترجمہ) اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (سورۂ حجرات، آیت:۲-۳)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں کھڑا تھا، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کنکری مجھے مار کر اشارہ سے اپنی طرف بلایا اور فرمایا یہ دو آدمی جو بول رہے ہیں ان کو میرے پاس لاؤ، میں لے آیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انھوں نے جواب دیا، ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ فرمایا، اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں بہت تکلیف پہنچاتا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں آوازیں بلند کر رہے ہو۔ (گویا اجنبی اور ادب سے ناواقف ہونے کے سبب معذور قرار دیئے، ورنہ سزا کے مستحق تھے۔)

(بخاری شریف، ۱/۶۷)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب قریب کہیں کیل یا میخ وغیرہ کے ٹھوکنے کی آواز سُنتیں تو کسی کو بھیج کر ان کو روکتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت نہ پہنچاؤ۔

(زرقانی علی المواہب:۳۰۴)

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اپنے مکان کے کواڑ (دروازہ) بنوانے کی ضرورت پیش آئی تو بنانے والوں کو ہدایت فرمائی کہ شہر کے باہر بقیع کے علاقہ میں بنا کر لائیں تاکہ لکڑی کے کاٹنے بنانے کی آواز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اذیت کا باعث نہ ہو۔

(زرقانی علی المواہب ص ۳۰۴)

(لیکن افسوس ہے دور حاضر کے گستاخوں پر جو دھما کہ خیز مشینوں کی آواز سے رسول اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اذیت پہنچا رہے ہیں۔)

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَا یَنۡبَغِیۡ لِاَحَدٍ اَنۡ یَعۡتَمِدَ الۡمَسۡجِدَ بِرَفۡعِ الصَّوۡتِ وَلَا بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡاَذٰی وَاَنۡ یُّنَزِّہَ عَمَّا یُکۡرَہُ. کسی کے لیے بھی لائق نہیں ہے کہ مسجد شریف میں آواز بلند کرے اور کوئی ایسا کام کرے جو دوسروں کے لیے باعث اذیت ہو اور مسجد کو ہر ناپسندیدہ امر سے پاک

رکھے۔ (شفا شریف: ۲/۷۶)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ تَعَالٰی: لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَهُوَ حَيٌّ حَاضِرٌ بَعْدَ مَمَاتِهٖ كَمَا كَانَ فِيْ حَالِ حَيَاتِهٖ.

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اپنی آوازیں نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو اور وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی وفات کے بعد بھی اسی طرح زندہ ہیں جس طرح وفات سے پہلے زندہ تھے۔ (شرح شفا: ۱۶۰)

حضرت علامہ قسطلانی وعلامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ادب کا وہی معاملہ ہونا چاہیے جو آپ کی حیات میں تھا، کیوں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اب بھی اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور اذان واقامت کے ساتھ نماز بھی پڑھتے ہیں۔ (زرقانی علی المواہب ص ۳۰۴)

خبر دار!

خبر دار مسجد شریف اور خصوصاً مواجہ شریف میں جوتے، چپل ہرگز نہ لے کر جائیں کہ ادب کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ التَّسْلِیْمُ سے فرمایا تھا۔ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی. (ترجمہ) اپنے نعلین اتار دو، کیوں کہ ایک مقدس وادی طویٰ میں ہو۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت: ۱۲)

ذرا غور کرو! جب اس مقدس وادی طویٰ میں جوتے اتارنے کا حکم دیا گیا، تو کیا حرمِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مقدس نہیں ہے؟ حرمِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو وادیِ طویٰ سے بھی بڑھ کر ہے، لہٰذا ادب واحترام کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کی مسجد پاک میں جوتے نہ لے جائیں، بلکہ دروازوں پر بوّاب صاحبان (جو اسی کام کے لیے مقرر ہیں) کے پاس ہی جوتے، چپل رکھ دیں اور آتے وقت حسبِ توفیق ان کی کچھ خدمت بھی کریں۔

اگر ممکن ہو تو مدینۂ منورہ میں ادب و تعظیم کی خاطر جوتوں اور چپلوں کے بغیر رہنے کی کوشش کریں، ممکن ہے کہ ادب و تعظیم کی یہ ادا اللہ عزوجل کو پسند آجائے اور اسی کی بدولت آپ کو نواز دے۔

ادب قرآن

مسجد شریف میں قرآن پاک کے ادب کا ہر دم خیال رکھیں۔ بعض لوگ اس کا بالکل خیال نہیں کرتے اور (معاذ اللہ) اوپر سے گزر جاتے ہیں، یہ سخت بے ادبی ہے۔ بعض اپنی جوتیاں قرآن مقدس سے اونچی کر کے لیے ہوئے جاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قرآن مقدس کی اس قدر توہین!! نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ۔

ایسی بے ادبیوں اور گستاخیوں سے اپنے آپ کو ہمیشہ بچائے رکھیں اور خصوصاً مسجد نبوی شریف میں اس کا خاص اہتمام کریں۔

نظر عقیدت

جب تک مسجد شریف کے اندر رہیں بار بار حجرۂ انور کی طرف

عقیدت اور محبت کی نظروں سے دیکھیں کیوں کہ خالق ومخلوق کے محبوب،سرورِکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں جلوہ افروز ہیں۔

مسجد شریف سے باہر نکلتے وقت بھی محبت اور عقیدت کی آنکھوں سے گنبدِ خضریٰ پرنظریں جما کر درود شریف پڑھیں اور کبھی کبھی عاشقانہ اور والہانہ انداز میں چپ چاپ دیکھتے رہیں۔

نماز کی حفاظت

کوشش کریں کہ وہاں کے قیام میں کوئی نماز بغیر جماعت کے نہ ہو، ہر نماز جماعت کے ساتھ مسجدِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ادا کریں۔

یاد رکھیں! بدعقیدہ اور بے ادب کے پیچھے ہرگز نماز نہیں ہوتی اور فاسقِ مُعلن مثلاً داڑھی منڈانے والے یا حد شرع سے کم داڑھی رکھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دہرانا واجب ہے،لہٰذا ہوسکے تو علاحدہ اپنی جماعت کرلیں، ورنہ انفرادی طور

پر ہی نماز پڑھ لیں، لیکن ہر نماز مستحب وقت میں مسجد نبوی شریف ہی میں پڑھنے کی کوشش کریں۔

تقدیم سلام

جب کبھی روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزریں تو دست بستہ کھڑے ہوکر سلام عرض کر کے آگے بڑھیں، بغیر سلام کے ہرگز ہرگز نہ گزریں۔

حضرت ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ میں نے خواب میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوحازم (رضی اللہ عنہ) سے کہہ دینا کہ تم میرے پاس سے گزر جاتے ہو اور کھڑے ہوکر سلام بھی نہیں کرتے اس کے بعد حضرت ابوحازم (رضی اللہ عنہ) کا معمول بن گیا کہ جب بھی آپ کا گزر مدنی آقا مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کے قریب سے ہوتا، دست

بستہ کھڑے ہو سلام عرض کرتے، پھر آگے بڑھتے۔ (وفاء الوفا:۱۴۰۷)

جنۃ البقیع

ممکن ہو تو روزانہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضۂ مقدسہ کی زیارت کے بعد جنت البقیع شریف میں حاضری دیں، کیوں کہ وہاں حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت اطہار، صحابۂ کرام، ازواجِ مطہرات، چچیاں، پھوپھیاں، صاحبزادیاں اور متعدد برگزیدہ ہستیاں (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ) آرام فرما ہیں۔ دھیان رہے کہ ادب واحترام کے ساتھ جوتے اتار کر مزاراتِ مقدسہ پر حاضری دیں اور سلام عرض کریں۔

جنۃ البقیع شریف میں داخل ہوتے وقت اہل بقیع کو اس طرح سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُمْ لَاحِقُوْنَ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ

الْغَرْقَدِ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَھُمْ.

شہدائے اُحد

ہو سکے تو ہر روز، ورنہ جمعرات کو شہدائے اُحد (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ) کی زیارت کے لیے حاضر ہوں۔ وہاں جا کر سب سے پہلے نہایت ادب واحترام کے ساتھ سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پرانوار پر حاضری دیں۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب چچاؤں میں افضل ہیں۔ جنتی عورتوں کی سردار حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے جایا کرتی تھیں۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ ہر جمعہ کو، بلکہ بعض میں آیا ہے کہ ہر تیسرے یا چوتھے دن تشریف لے جاتی تھیں اور وہاں جا کر نماز پڑھتیں، روتیں اور قبر کی اصلاح ومرمت کرتیں۔ آپ نے ایک پتھر بھی بطور علامت قبر پر رکھا تھا۔ (جذب القلوب:۱۵۸)

حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مقدس پر جب حاضری ہوں، اس وقت دست بستہ ان کے حضور اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا حَمْزَۃُ. اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ نَبِیِّ اللّٰہِ. اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰہِ. اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ. اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الشُّھَدَآءِ وَ یَا اَسَدَ اللّٰہِ وَ اَسَدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ.

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر حاضری کے بعد دوسرے شہدائے اُحد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات پر بھی حاضری دیں۔ان کے مزارات سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے سرانور کی جانب کچھ فاصلہ پر ایک چہار دیواری میں ہیں۔

تمام شہدائے اُحد کو مجموعی طور پر اس طرح سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآءُ یَا سُعَدَآءُ یَا نُجَبَآءُ یَا نُقَبَآءُ یَا اَھْلَ الصِّدْقِ وَ الْوَفَآءِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ. سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآءَ اُحُدٍ کَآفَّۃً عَآمَّۃً وَّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ.

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر سال کے شروع میں شہدائے اُحد کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور فرماتے: سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ. سلامتی ہو تم پر، تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔ (سورۂ رعد، آیت:۲۴)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے کہ جو شخص ان پر سلام پڑھے گا، اس کو یہ سلام کا جواب دیں گے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص شہدائے احد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبروں پر حاضر ہو کر سلام بھیجے تو وہ

قیامت تک ان پر سلام بھیجتے ہیں۔ (جذب القلوب:۱۹۴)

شہدائے اُحد (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ) کی زیارت کے ساتھ، جبلِ اُحد کی بھی زیارت کریں، اس کو عقیدت ومحبت کی نظروں سے دیکھیں، کیوں کہ یہ پہاڑ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محبّ ومحبوب ہے اور بڑی فضیلت والا ہے۔ رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اس پہاڑ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کرتے: هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (بخاری شریف، حدیث:۲۸۸۹)

مدنی تاجدار علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مرتبہ حضرتِ صدیق اکبر، حضرتِ فاروق اعظم اور حضرتِ عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے ساتھ اس پہاڑ پر تشریف لے گئے، جبلِ اُحد ہلنے لگا۔ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے پہاڑ! ٹھہر جا، کیوں کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری شریف، حدیث:۳۶۷۵)

سرکارِ ابد قرار شافعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ یہ پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ہے۔ جب تم اس پر سے گزرو تو اس کے درختوں کا میوہ کھایا کرو اگر میوہ نہ ہو تو گھاس کا بھی وہی حکم ہے۔

سبحان اللہ! ایک پہاڑ کو میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت ہوگئی تو اس کی عظمت اور بلندی کا یہ عالم کہ وہ پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ایک بن گیا اور وہاں کا ذرہ ذرہ قابلِ تعظیم ہوگیا۔

اگر ہم بھی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں گے اور ان کی سُنَّت کے مطابق زندگی گزاریں گے تو یقیناً ہم بھی دنیوی اور اخروی دونوں طرح کی نعمتوں سے مالا مال ہوجائیں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجۂ محترمہ اپنی اولاد سے فرماتی ہیں کہ جاؤ اُحد کی زیارت کرو اور میرے لیے وہاں کی گھاس لاؤ۔

مشهد دندان مبارک

سید الشہدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت مبارک کی طرف کچھ فاصلہ پر وہ جگہ ہے، جہاں رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا تھا۔اس مقام پر ''قُبَۃُ الثَّنَایَا'' نام کی ایک چھوٹی سی مسجد تھی، اس پر قُبہ تھا، مگر افسوس کہ حکومت نے اس مسجد اور قبہ کو شہید کر دیا۔اس کے آثار موجود ہیں، ہوسکے تو وہاں بھی حاضری دیں، درود مبارکہ پڑھیں اور دعائیں مانگیں۔

قُبَۃُ الثَّنَایَا میں آگے کی جانب اُحد پہاڑ ہی میں وہ مقام ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ اُحد میں زخمی ہو کر تشریف فرما ہوئے تھے۔جب کہ ابوسفیان نے ایک پہاڑی پر چڑھ کر پکارا تھا کہ یہاں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں؟ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ) سے فرمایا کہ کوئی جواب نہ دے۔ اس کے بعد ابوسفیان نے ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ

عنہما کو پکارا۔ جب کوئی جواب نہیں ملا تو پکار کر کہنے لگا سب مارے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ضبط نہ ہوسکا اور فرمانے لگے۔ او دشمنِ خدا! ہم سب زندہ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا: اُعْلُ یَاھُبَلُ (اے ہبل تو اونچا رہ) رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا تم کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ (اللہ تعالیٰ اونچا اور بڑا ہے) ابوسفیان نے کہا: لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمْ (ہمارے لیے عزیٰ ہے اور تمہارے لیے کوئی عزیٰ نہیں) صحابۂ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ) نے کہا: اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ (اللہ تعالیٰ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں) (بخاری شریف، حدیث: ۳۰۳۹)

اگر ممکن ہو تو اس مقام پر بھی حاضری دیں اور درود شریف پڑھیں۔ موجودہ حکومت کے سپاہی وہاں جانے نہیں دیتے، لیکن بعض طالبین صادق کسی نہ کسی طرح چلے ہی جاتے ہیں۔

نرم پتھر

اس مقام کی زیارت کو جاتے ہوئے کچھ پہلے، پہاڑ کے پہلو میں دائیں طرف ایک بہت ہی بڑا پتھر ایسے پڑا ہے جیسے اوپر سے لڑھکتے ہوئے آئے اور کسی چیز سے اٹک کر رُک جائے۔ اس میں نیچے کی جانب سر کے برابر ایک گڑھا ہے لوگ تبرکاً اس میں اپنا سر ڈالتے ہیں۔

اس سے متعلق مشہور ہے کہ جنگ کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر ایک پتھر پر تشریف فرما تھے، جو اس بڑے پتھر کے نیچے اب بھی ہے، اوپر سے کافروں نے آپ کو ہلاک کرنے کی غرض سے (معاذ اللہ) اس بہت بڑے پتھر کو آپ پر گرا دیا تھا۔ یہ پتھر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرِ مبارک پر آکر نرم ہو گیا اور اس میں آپ کے سر مبارک کے دھنسنے سے گڑھا پڑ گیا۔ واللہ اعلم۔ (وفاء الوفا: ۹۳۰)

مسجد قُبا

مسجدِ قُبا شریف کی زیارت اور وہاں نماز پڑھنا بہت افضل

ہے۔ یہ وہ مسجد ہے جس کی بنیاد مدنی تاجدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔ علامہ سُہَیلی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ مسجد قبا کی بنیاد کے وقت پہلا پتھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور تیسرا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رکھا۔ سبحان اللہ!

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اگر یہ مسجد ساری کائنات میں کہیں بھی ہوتی تو ہم اس کی طلب میں کتنے اونٹوں کے جگر مار دیتے۔ (جذب القلوب:۱۳۲)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجدِ قبا میں دو رکعت نماز پڑھنا میرے نزدیک بیت المقدس کی دو بار زیارت سے بہتر ہے۔ (جذب القلوب)

مختار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اَلصَّلوٰۃُ فِی مَسْجِدِ قُبَا کَعُمْرَۃٍ۔ مسجد قبا میں نماز پڑھنا

عمرہ کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف، حدیث:۳۲۵)

ممکن ہوتو روزانہ، ورنہ ہر شنبہ (سنیچر) کو مسجد قبا میں حاضر ہوکر نفل نماز پڑھنے کا شرف حاصل کریں۔

مسجد قبا میں نماز کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدُ قُبَآءٍ وَ مُصَلّٰی نَبِیِّنَا وَ حَبِیْبِنَا سَیِّدِنَا مَحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ. اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِی کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ عَلٰی صَدْرِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ:

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ ط فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَن یَّتَطَھَّرُوْا ط وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَo

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَ اَعْمَالَنَا مِنَ الرِّیَا وَ فُرُوْجَنَا مِنَ الزِّنَا وَ اَلْسِنَتَنَا مِنَ الْکِذْبِ وَ الْغِیْبَۃِ وَ اَعْیُنَنَا مِنَ

الْخَیَانَةِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ. رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ.

مسجد قبا سے قریب ہی دائیں جانب ''بِئرِ اریُس'' نامی ایک کنواں واقع ہے، اس کی بھی زیارت کریں۔ نجدی حکومت نے اس کے اندر مٹی اور پتھر وغیرہ ڈال کر اس کا پانی خشک کروادیا ہے، حالانکہ اس کا پانی بہت میٹھا تھا۔ چونکہ لوگ اس کا پانی تبرکًا پیتے اور اپنے ساتھ لے جاتے تھے (اور نجدی اسے شرک کہتے ہیں) اس لیے نجدی حکومت نے اس کو بند کروادیا۔

پہلے اس کا پانی میٹھا نہ تھا، رسول اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کنویں میں اپنا لُعابِ دہن ڈال دیا، اسی کی برکت سے اس کا پانی میٹھا ہو گیا۔

مسجد قبا کے قریب مشرق کی طرف مسجدِ شَمس ہے۔ ممکن ہو تو اس کی بھی زیارت کرلیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بنی نُضَیر کا

محاصرہ فرمایا تھا، اس وقت چھ دنوں تک مسلسل اسی مقام پر نماز ادا فرمائی تھی، بعد میں یہاں مسجد تعمیر کردی گئی۔ چونکہ یہ مقام بلندی پر واقع ہے اور سورج اس مقام پر پہلے طلوع ہوتا ہے، اس لیے اس کا نام ''مسجدِ شمس'' ہوگیا۔

مسجد قبلتین

وادیٔ عقیق سے قریب ایک ٹیلہ پر مسجدِ قِبلتَین ہے، اسی مسجد میں نماز کے دوران حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت المقدس کے بجائے کعبہ شریف کو قبلہ بنانے کا حکم فرمایا گیا، اس حکم پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ہی کی حالت میں بیت المقدس سے کعبۂ مقدسہ کی طرف اپنے رُخ کو پھیرلیا۔ اسی لیے اس کو مسجدِ قبلتین کہتے ہیں۔

مسجدِ قبلتین میں بھی دو رکعت نفل نماز پڑھیں، نماز کے بعد ذکر واذکار اور درود شریف پڑھیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا مَسْجِدُ الْقِبْلَتَیْنِ وَ مُصَلّٰی نَبِیِّنَا وَ

حَبِیۡبِنَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ. اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلۡتَ وَقَوۡلُکَ الۡحَقُّ فِی کِتَابِکَ الۡمُنَزَّلِ عَلٰی صَدۡرِ نَبِیِّکَ الۡمُرۡسَلِ:

قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡھِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَ لِّیَنَّکَ قِبۡلَۃً تَرۡضٰھَا ص فَوَلِّ وَجۡھَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ۔

اَللّٰھُمَّ کَمَا بَلَّغۡتَنَا فِی الدُّنۡیَا زِیَارَتَہٗ وَمَاثِرَہُ الشَّرِیۡفَۃَ فَلَاتُحۡرِمۡنَا یَا اَللّٰہُ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنۡ فَضۡلِ شَفَاعَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاحۡشُرۡنَا فِیۡ زُمۡرَتِہٖ وَتَحۡتَ لِوَآئِہٖ وَاَمِتۡنَا عَلٰی مَحَبَّتِہٖ وَسُنَّتِہٖ وَاسۡقِنَا مِنۡ حَوۡضِہِ الۡمَوۡرُوۡدِ بِیَدِہِ الشَّرِیۡفَۃِ شَرۡبَۃً ھَنِیۡٓئَۃً مَّرِیۡئَۃً لَّا نَظۡمَاُ بَعۡدَھَا اَبَدًا. اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ O

مسجد جُمُعہ

قُبا شریف کے راستے میں مشرق کی طرف مسجد جمعہ واقع

ہے، ہجرت کے وقت مدینہ منورہ تشریف لاتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے نماز جمعہ اسی مسجد میں ادا فرمائی۔ اس مسجد کو ''مسجدِ وادی''، ''مسجدِ عاتکہ'' اور ''مسجدِ بنوسالم'' بھی کہتے ہیں۔ اس مسجد کی زیارت کے لیے بھی جائیں اور اس میں بھی ذکر واذکار، درود شریف اور نوافل پڑھیں۔

مسجد غَمامہ

مسجدِ نبوی شریف کے باب السلام کے سامنے سفید گنبدوں والی یہ مسجد، مسجدِ غَمامہ ہے۔ اس جگہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر نمازِ عید و بقرعید، نمازِ استسقا وغیرہ ادا فرمایا کرتے تھے، اسی وجہ سے اس کو مسجدِ مُصلّٰی بھی کہتے ہیں۔ حبش کے بادشاہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غائبانہ نمازِ جنازہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی جگہ ادا فرمائی۔ ایک مرتبہ اسی جگہ سخت دھوپ میں بادل نے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سایہ کیا تھا، اسی وجہ سے اس مسجد کو مسجدِ غَمامہ

کہتے ہیں۔اس مسجد کی بھی زیارت کریں۔

مسجد سُقیا

مکۂ مکرمہ سے مدینۂ منورہ آنے والوں کے لیے سب سے پہلی متبرک جگہ مسجدِ سُقیا ہے۔ جنگ بدر کے موقع پر جب نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے تو اسی مقام پر لشکر نے پڑاؤ کیا اور نماز ادا فرمائی۔اس جگہ ''سُقیا'' نامی کنواں ہونے کی وجہ سے اس مسجد کو مسجدِ سُقیا کہتے ہیں۔

مسجد ذو الحُلَیفہ

مدینۂ منورہ سے تقریباً ۱۰رکلومیٹر کے فاصلے پر مکہ مکرمہ کے راستے میں مسجدِ ذوالحلیفہ واقع ہے۔اس کو''مسجدِ اِحرام''،''مسجدِ شجرہ'' اور''مسجدِ اَبیارِعلی'' بھی کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ اور حجۃ الوداع کے موقع پر حج کا احرام اسی جگہ باندھا تھا،اسی سے قریب ایک درخت کے سایہ میں آپ نے آرام بھی فرمایا تھا۔اہل مدینہ

اور دوسرے ممالک کے ان لوگوں کے لیے جو پہلے مدینہ شریف جاتے ہیں، پھر حج یا عمرہ کے لیے جاتے ہیں، میقات یہی مسجد ہے، وہ لوگ اسی مسجد سے احرام باندھیں گے۔

مسجد شُرف الرَّوحا

مدینۂ منورہ سے تقریباً ۵۸ رکلومیٹر کے فاصلے پر ''مسجدِ شَرفُ الرَّوحا'' واقع ہے، اس جگہ پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ ستر نبیوں نے بھی نماز پڑھی ہے۔اسی مسجد سے قریب ''بِئرِ رَوُحا'' نامی کنواں بھی ہےاور قریب ہی شہیدوں کی قبریں بھی ہیں۔

مسجد بدر

مقامِ ''بَدر'' مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آتے ہوئے تقریباً ۱۳۰ رکلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ بَدر کے میدان میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قیادت میں سب سے پہلی اور مشہور جنگ ''جنگِ بَدر'' ہوئی۔ اس جنگ کے موقع پر جس جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیمہ نصب

تھا، وہاں ایک مسجد ''مسجدِ بدر'' نام سے موجود ہے۔ اس کو ''مسجدِ عَریش'' بھی کہتے ہیں۔ بدر کے میدان میں ایک احاطہ میں شہدائے بدر کی قبریں بھی ہیں۔

بد نگاھی نہ ھو

بد نگاہی بہت بڑا جرم ہے اور حرمین شریفین میں تو اور بڑا۔ بعض مرد حضرات ان مقدس مقامات پر بھی بد نگاہی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ویسے تو ہمیشہ بد نگاہی سے پرہیز کرنا چاہیے، مگر ان مقدس مقامات پر خاص طور پر اس کا خیال رکھیں۔

اھل مدینہ کے ساتھ

مدینۂ منورہ میں جب تک قیام رہے، اہلِ محبت کے طریقہ پر رہتے ہوئے مدینہ کے لوگوں کے ساتھ ہر معاملہ میں حسنِ سلوک اور اچھا برتاؤ کریں اور ان کی تعظیم و تکریم کریں۔ اگر وہ سخت کلامی کریں یا کوئی اور نامناسب کام کریں تب بھی آپ درگزر کریں، کیوں کہ حضور علیہ

الصلوٰۃ والسلام کے پڑوسی ہیں۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''جبرئیل علیہ السلام نے مجھے پڑوسی کے بارے میں بار بار وصیت کی ہے''۔ اس میں اچھے برے کی تخصیص نہیں ہے، بلکہ یہ پڑوسی ہونے کا حق سب کو حاصل ہے اور کیا عجب کہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کے کرم سے بُروں کو بھی توبہ اور حق کی طرف پلٹنے کی توفیق حاصل ہو جائے۔ ہاں! اپنے آپ کو خادم خیال کر کے اگر وعظ ونصیحت کریں تو کوئی حرج نہیں۔

خریدتے وقت

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران کچھ خریدتے وقت بھی یہ نیت اور خیال کریں کہ اگر یہاں کے تاجر کچھ زیادہ بھی وصول کرلیں تو وہ میری طرف سے ہدیہ ہے، لہٰذا وہ جو مانگیں، بغیر کسی خیال کے ادب کے ساتھ پیش کر دیں۔

غریبوں کی خدمت

وہاں فقرا، غربا، بیواؤں اور یتیموں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کریں اور ان کے بارے میں وہاں کے رہنے والوں سے معلوم کریں، کیوں کہ بعض حق دار ایسے صابر و شاکر بھی ہوتے ہیں، جو کسی سے سوال نہیں کرتے۔ بہتر یہ ہے کہ ان کے گھروں میں صدقہ کی بجائے ہدیہ کہہ کر بھجوا دیں۔

بدعتیوں سے اجتناب

بعض لوگ حرمین شریفین میں مجلسیں جما کر بیٹھتے ہیں اور لوگوں کو حرمین شریفین کے ادب و تعظیم، حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں استغاثہ کرنے اور شفاعت کی دعا مانگنے سے روکتے ہیں اور اہلِ سُنَّت و جماعت کے عقائد کے خلاف باتیں کرتے ہیں، ان کی مجلسوں میں ہرگز نہ بیٹھیں اور نہ ہی ان کی باتوں میں آئیں۔ یہ لوگ محروم اور اہلِ محبت کے طریقے سے بے خبر ہیں۔

مدت قیام

مدینۂ منورہ میں زیادہ قیام کی کوشش کریں کہ یہ بڑی سعادت ہے۔ کم از کم آٹھ روز ٹھہریں اور مسلسل چالیس نمازیں ضرور مسجد نبوی شریف میں ادا کریں۔ جب واپسی کا ارادہ کریں تو مستحب ہے کہ مسجد نبوی شریف میں دو رکعت نماز نفل الوداعی پڑھیں۔ اس نماز کے لیے اگر ریاض الجنۃ میں جگہ مل جائے تو بہت اچھا، ورنہ آس پاس کی کسی جگہ میں بھی پڑھ لیں۔ پھر نہایت عاجزی کے ساتھ روضۂ انور پر مواجہ شریف میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کریں، دعا اور فریاد کریں کہ یہ حاضری آخری نہ ہو بلکہ دوبارہ اس در پاک کی حاضری نصیب ہو جائے ؎

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائیں کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائیں کیوں

کوشش یہ کریں کہ اس دربارِ اقدس اور دیارِ پاک کی جدائی کے تصور میں کچھ آنسو نکل آئیں کہ آنسوؤں کا نکلنا قبولیت کی علامتوں میں سے ہے اور اہلِ محبت کی تو کیفیت ہی عجیب ہو جاتی ہے اگر اتفاق

سے رونا نہ آئے تو رونے والوں جیسی شکل بنالیں اور عمرہ وزیارت کے قبول ہونے کی، خیر وعافیت کے ساتھ وطن پہنچنے اور بار بار حرمین طیبین کی زیارت نصیب ہونے کی دعا کریں۔ اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے دعائیں کریں اور بڑے رنج وغم اور حسرت کے ساتھ روتے ہوئے واپس ہوجائیں۔

پلٹتا ہے جو زائر اس سے کہتا ہے نصیب اس کا
ارے غافل قضا بہتر ہے واں سے پھر کے جانے سے

حقیقت یہ ہے کہ مدینۂ منورہ خصوصاً حرم نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آداب احاطۂ بیان میں نہیں آسکتے۔ اس مقدس سرزمین پر اگر سر اور آنکھوں سے بھی چلا جائے، تب بھی حق ادا نہیں ہوسکتا، لہٰذا جہاں تک ہوسکے ادب واحترام ملحوظ رکھا جائے اور کم ازکم اتنا تو ضرور کیا جائے کہ کسی قسم کی بے ادبی نہ ہو۔

تصویر کشی کے سلسلے میں ہمارے علما کی رائیں اب بھی مختلف

ہیں، اکثریت بلاضرورت وحاجت تصویر کشی کے ناجائز ہونے کی قائل ہیں، لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ جان دار چیزوں کی تصویریں نہ لی جائیں، خصوصاً حرمین شریفین میں اس کا خاص التزام کیا جائے۔

مدینۂ منورہ سے رخصت ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَلوَدَاعُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ. اَلْفِرَاقُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ. اَلْاَمَانُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ. مَا جَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْکَ وَلَا مِنْ زِیَارَتِکَ. وَلَا مِنَ الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْکَ. اِلَّا وَمِنْ خَیْرٍ وَعَافِیَۃٍ. وَ صِحَّۃٍ وَسَلَامَۃٍ. اِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جِئْتُکَ. وَ اِنْ مُّتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَکَ شَھَادَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَعَھْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ. وَھِیَ شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ. وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ. سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ. وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ. وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ٥

فاتحہ کا طریقہ

جب بھی کسی بزرگ کے مزار پر جائیں تو فاتحہ پڑھیں، خصوصاً مدینۂ منورہ میں صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین جلوہ افروز ہیں، ان کے مزارات پر ضرور بالضرور فاتحہ پڑھ کر ان کے توسل سے دعائیں کریں۔ فاتحہ کا طریقہ اچھی طرح ذہن نشیں کرلیں۔

سب سے پہلے قرآنِ پاک کی جو سورتیں آپ کو یاد ہوں، ان میں سے جس قدر ہو سکے پڑھیں یا کوئی سورت یا کوئی رکوع پڑھ کر ایک مرتبہ سورۂ کافرون، تین مرتبہ سورۂ اخلاص، ایک مرتبہ سورۂ فلق، ایک مرتبہ سورۂ ناس، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی پہلی چند آیتیں ''هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ'' تک، نیز آیت الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھ کر اس طرح دعا کریں۔

اے اللہ! اس کلام کا ثواب (اور اگر کوئی شیرینی یا کھانا وغیرہ بھی ہو تو پھر یوں کہیں: اے اللہ! اس پاک کلام اور اس کھانے یا شیرینی

وغیرہ کا ثواب) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۃً و تحفۃً پیش ہے۔اے اللہ! اس کا ثواب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اور آپ کے توسل سے آپ کی آل پاک اور اصحاب پاک اور آپ کی ازواج مطہرات، تابعین و تبع تابعین ، ائمۂ مجتہدین، سارے بزرگانِ دین اور جمیع مومنین و مومنات کی روحوں کو عطا فرما۔ اے اللہ! اس کا ثواب خصوصا فلاں (یہاں پر جس کو ایصالِ ثواب کرنا ہے،اس کا نام ذکر کریں) کی روح کو عطا فرما۔

پھر صاحب مزار اور دیگر بزرگان دین کے توسل سے اپنے لیے، اپنے اہل خانہ، دوست و احباب، اساتذہ اور متعلقین کے لیے دعائے خیر کریں۔اس کے بعد کہیں:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ.

صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیۡکَ وَ سَلَّمَ○ سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ○
وَ سَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ○ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ○
بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ○



سلام

یَــا نَبِــیْ سَلَامُ عَــلَیْکَ یَا رَسُوْلُ سَلَامُ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْبُ سَلَامُ عَلَیْکَ صَــلَـوَاتُ اللّٰــهِ عَلَیْکَ
مصطفٰی خیر الوریٰ ہو سرورِ ہر دو سرا ہو
اپنے اچھوں کا تصدُّق ہم بدوں کو بھی نِبا ہو
یَــا نَبِــیْ سَلَامُ عَــلَیْکَ یَا رَسُوْلُ سَلَامُ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْبُ سَلَامُ عَلَیْکَ صَــلَـوَاتُ اللّٰــهِ عَلَیْکَ
تم سے غم کو کیا تعلق بے کسوں کے غم زِدا ہو
حق درودیں تم پہ بھیجے تم مَدام اُس کو سَراہو
یَــا نَبِــیْ سَلَامُ عَــلَیْکَ یَا رَسُوْلُ سَلَامُ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْبُ سَلَامُ عَلَیْکَ صَــلَـوَاتُ اللّٰــهِ عَلَیْکَ
بَر توؔ اُو باشَد تو بَر مَا تا اَبد یہ سلسلہ ہو
کیوں رضاؔ مشکل سے ڈریے جب نبی مشکل کشا ہو

لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ اِرَم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اَسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثَروت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گُزر کی قسم
اس کفِ پا کی حُرمت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مُژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

پارہ ہائے صُحُف غنچہ ہائے قُدُس
اہلِ بیتِ نُبوَّت پہ لاکھوں سلام

اس شہیدِ بلا شاہِ گُل گُوں قُبا
بے کسِ دشتِ غُربت پہ لاکھوں سلام

جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر
اس کی نظرِ بَصارت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم اِمامُ التُّقٰی و النُّقٰی
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سُنّت پہ لاکھوں سلام
میرے استاذ ماں باپ بھائی بہن
اہلِ وِلد و عشیرت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضؔا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ان مقامات مقدسہ پر حاضری کے وقت پڑھے جانے والے

چند درود شریف مع فضائل

کتابوں میں درود شریف کے مختلف الفاظ، پڑھنے کے مختلف اوقات اور ان پر بے شمار فضائل وفوائد مذکور ہیں، ان میں سے چند چنیدہ الفاظ درود ان کے فضائل کے ساتھ ہم یہاں نقل کر رہے ہیں، تاکہ زائرین حرمین شریفین ان کا ورد کر کے ان کے فضائل وفوائد حاصل کرسکیں۔

یاد رکھیں! یہ چند درود شریف جو نقل کیے جا رہے ہیں، صرف حج وعمرہ کے ایام کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ عام دنوں میں بھی آپ انہیں پڑھنے کی عادت بنائیں، ان شاءاللہ ان کے فوائد حاصل ہوں گے۔

شفاعت کا وعدہ

امام طبرانی، امام احمد اور امام البارر حمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کو پڑھنے والے کے لیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلَهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ مِنْکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

صدقه

جس مسلمان کے پاس صدقہ وخیرات کے لیے کچھ نہ ہوتو وہ اپنی دعاؤں میں اس درود کو پڑھے، اسے صدقہ وخیرات کا ثواب ملے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

درودِ مُنْجِیَه

جوشخص اس درود مبارک کوکسی مشکل ومصیبت میں ایک ہزار بار پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کورفع ودفع کردے گا اور مقصد کے

حصول میں کامیابی ہوگی۔

جو اس کو ہزار بار پڑھ کر، رات کے درمیانی حصہ میں جو بھی حاجت چاہے دنیوی ہو یا اخروی، اللہ تعالیٰ اسے پوری فرماتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنَجِّیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

امام شافعی کا وظیفہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''احیاء علوم الدین'' میں ہے کہ ابی الحسن الشافعی نے حضرت امام سیدنا ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور ان کے بلند مقام کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تو کہنے لگے، یارسول اللہ! امام شافعی نے آپ پر یہ درود پڑھ کر کیا انعام حاصل کیا ہے؟ تو حضرت سید السادات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے وہ یہ انعام پایا ہے کہ حساب وکتاب کے لیے ٹھہرنے سے بچ گیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

جائز مقاصد کے لیے

حضرت شیخ احمد دحلان فرماتے ہیں کہ عارفین کی ایک جماعت نے روزانہ سو مرتبہ اس درود شریف کے ورد کو ہر جائز مقصد حاصل کرنے کے لیے مجرب پایا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَتِرْيَاقِ الْاَغْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْيَسَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَاَفْضَالِهٖ.

درود نورِ ذاتی

یہ درود ''نور ذاتی'' ایک لاکھ درودوں کے برابر ثواب والا ہے۔ یہ درود شریف رنج وغم کو دفع کرنے والا، مصیبت اور بلا کو دور کرنے والا، دل کی تسکین کا سبب اور روحانی غذا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الذَّاتِی وَالسَّارِیْ فِی سَآئِرِ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ.

صلٰوۃ السعادۃ

یہ درود پاک چھ لاکھ درودوں کے برابر ثواب رکھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ.

صلٰوۃ عالی القدر

جو شخص ہر جمعہ کی رات صلٰوۃ عالی القدر کی مداومت کرے گا خواہ ایک بار ہی کیوں نہ ہو۔اس کو قبر میں رکھتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم بذاب خود شرکت فرمائیں گے اور اس کے انتقال کے وقت اس کی روح پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مقدس جلوہ فگن ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النبی الْاَمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَلِیِّ الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ.

افضل حمد

جس کا دل چاہے کہ اللہ جل شانہ کی حمد اس افضل طریقہ سے کرے کہ اولین وآخرین اور مقرب فرشتوں میں سے کسی نے نہ کیا ہو اور رسول اقدس پر ایسا افضل درود بھیجے جو کسی مخلوق نے نہ بھیجا ہو تو اس درود کا ورد کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَمِلْءَ اَرْضِکَ وَسَمٰوٰتِکَ.

سَو دن تک ثواب

جو مندرجہ ذیل درود شریف کا ایک بار ورد کرتا ہے ثواب لکھنے والے ستر فرشتے سو دن تک اس درود کا ثواب لکھنے میں مشغول رہتے ہیں اور لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا مَّاھُوَ اَھْلُہٗ

بزرگان دین کے چند وظیفے

☆ قطب مدینہ حضرت شیخ ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدینہ منورہ درج ذیل درود شریف بہ کثرت پڑھتے تھے اور اپنے مریدین، زائرین کو اسی کے وِرد کی تلقین فرماتے تھے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ.

☆ اس درود شریف کا ثواب ایک ہزار درود کے برابر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَآءً وَّ لِحَقِّہٖ اَدَاءً.

☆ اس درود شریف کا ایک ہزار مرتبہ ورد کرنا مصیبتوں سے چھٹکارا دلاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ.

☆ جس مسلمان کے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ ہو وہ اس درود شریف کو اپنی دعا میں پڑھے، یہ طہارت قلب کا ذریعہ بنے گا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَ

عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ.

☆ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے مجھ پر ان الفاظ میں درود پڑھا اسے خواب میں میری زیارت نصیب ہوگی اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ بروزِ قیامت مجھے ضرور دیکھے گا اور جس نے مجھے قیامت کے دن دیکھا میں اس کی شفاعت کروں گا، وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا اور اللہ اس کے لیے جہنم کی آگ حرام کردے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ وَ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ.

☆ یہ درود صوفیائے کرام میں درودِ کمالیہ کے نام سے مشہور ہے، جس کا ثواب چودہ ہزار درودوں کے برابر ہے، ہر نماز کے بعد دس بار یا سو

بار پڑھا جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَ کَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ.

☆ اس درود شریف کی برکت سے دنیا و آخرت کی بے شمار نعمتوں سے نوازا جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللّٰہِ وَ اَفْضَالِہٖ.

☆ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ اس درود شریف کو پڑھنا امراض سے نجات کا ذریعہ ہے، زعفران سے لکھ کر مریض کو گیارہ دن پلایا جائے یا کسی درد کی جگہ پر دم کیا جائے ان شاء اللہ شفا ہو گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْب وَ دَوَآئِهَا وَ عَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَآئِهَا وَ نُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِيَآئِهَا وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

(یایها الذین امنوا: ۲/۴۵۶–۴۶۰)

اہم گزارش

احیائے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عالمی تحریک سنی دعوت اسلامی

جہاں تعلیم و تبلیغ اور تربیت کے ذریعہ قوم کی گراں قدر خدمات انجام دے رہی ہے وہیں الحمد للہ اصلاح عقائد و اعمال کے موضوع پر کتابیں شائع کر کے لوگوں کے ذہنوں کو دینی بنانے اور سینوں کو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے نور سے جگمگانے کی بھرپور کوشش کر رہی ہے۔

اب تک مختلف موضوعات پر درجنوں کتابیں اردو، ہندی، انگلش اور گجراتی میں منظر عام پر آچکی ہیں۔ جن کو پڑھنے کے بعد گناہوں سے نفرت اور آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ آج کے دور میں دینی کتابوں کو لوگوں تک پہنچا کر ان کی دنیا و آخرت سنوارنا بہت بڑا نیک کام ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ اپنے اور اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے اور فروغ دین و سنیت کے لیے ادارہ معارف اسلامی اور مکتبہ طیبہ کی شائع کردہ کتابوں کو خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کریں۔ ان شاء اللہ دارین میں اس کا فائدہ میسر ہوگا اور مرحومین کو ان شاء اللہ جنت نصیب ہوگی۔

سنی قافلے ہر ماہ کم از کم ایک یا تین روز کے لیے سنی قافلے میں نکلیں ان شاء اللہ دل کو سکون حاصل ہوگا، پریشانیاں دور ہوں گی اور برکتیں میسر ہوں گی۔

ہفتہ واری اجتماع ہر سنیچر بعد نماز عشاء مرکز اسمٰعیل حبیب مسجد ممبئی میں سنی دعوت اسلامی کے ہفتہ واری اجتماع میں ضرور شرکت فرمائیں۔ دینی معلومات میں اضافے کے ساتھ ساتھ آپ کا سینہ محبت رسول کا مدینہ بنے گا۔ ان شاء اللہ!

اپنے ساتھ کم از کم تین احباب کو ضرور لائیں اور بے شمار نیکیاں کمائیں۔

کتابوں کیلئے رابطہ نمبر 9819628034 قافلہ کیلئے رابطہ نمبر 9892509900

Published by:

MAKTABA-E-TAIBAH

Markaz Ismail Habib Masjid, 126, Kambekar St, Mumbai-3